عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | یکم تا ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۰ تا ۱۶ جنوری ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۲۳

روزہ فرض

میرا ذاتی تجربہ

لائق غور و فکر

حکیم محمد سعید

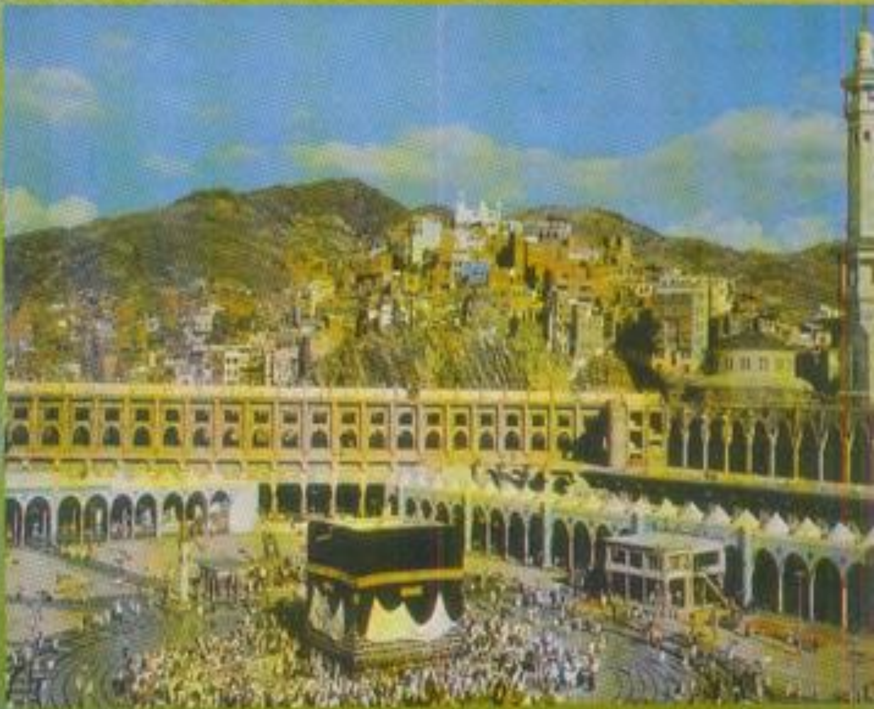

رمضان اور روزہ کا مقصد

آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کی باتیں

انتخاب میں ووٹ ووٹر اور اُمیدوار کی شرعی حیثیت

قیمت: ۵ روپے

سحری اور افطار

سحری کھانا مستحب ہے اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہوجائے گا

س ..... سوال یہ ہے کہ کیا روزے رکھنے کے لئے سحری کھانا ضروری ہے؟ اگر کوئی سحری نہ کھائے تو کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا؟ روزہ کی نیت بھی بتلادیجئے جس کو پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں۔

ج ..... روزہ کے لئے سحری کھانا مستحب اور باعث برکت ہے اور اس سے روزہ میں قوت رہتی ہے۔ اور سحری کھاکر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ "وبصوم غد نویت من شهر رمضان" لیکن اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تب بھی روزے کی دل سے نیت کرلینا کافی ہے۔

اگر آپ نے صبح صادق سے لے کر غروب تک کچھ نہیں کھایا پیا اور گیارہ بجے (یعنی شرعی نصف النہار) سے پہلے روزہ کی نیت کرلی تو آپ کا روزہ صحیح ہے قضا کی ضرورت نہیں۔

سحری میں دیر اور افطاری میں جلدی کرنی چاہئے

س .... ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں اور افطاری کے وقت دیر سے افطار کرتے ہیں' کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج ...... سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت خیر پر رہے گی' جب تک سحری کھانے میں تاخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (مسند احمد ص ۱۷۲ ج ۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے"۔ (صحیح بخاری و مسلم' مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی' مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں"۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ ۱۷۵)

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہوجانے کا یقین ہوجائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔

صبح صادق کے بعد کھاپی لیا تو روزہ نہیں ہوگا

س ..... روزہ کتنے وقت کے لئے ہوتا ہے؟ کیا صبح صادق کے بعد کھاسکتے ہیں؟

ج ۔ روزہ صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتا ہے۔ پس صبح صادق سے پہلے پہلے کھانے پینے کی اجازت ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ نہیں ہوگا۔

سحری کے وقت نہ اٹھ سکے تو کیا کرے

س .... اگر کوئی سحری کے لئے نہ اٹھ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج ۔۔۔ بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کرلے۔

سونے سے پہلے روزے کی نیت کی اور صبح صادق کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ شروع ہوگیا۔ اب اس کو توڑنے کا اختیار نہیں۔

س .... ایک شخص نے روزے کی نیت کی اور سوگیا۔ مگر سحری کے وقت نہ اٹھ سکا تو کیا صبح کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

ج ..... جب اس نے رات کو سونے سے پہلے روزے کی نیت کرلی تھی تو صبح صادق کے بعد اس کا روزہ (سونے کی حالت میں) شروع ہوگیا۔ اور روزہ شروع ہونے کے بعد اس کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں رہتا کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟ کیونکہ روزہ رکھنے کا فیصلہ تو وہ کرچکا ہے۔ اور اس کے اسی فیصلہ پر روزہ شروع بھی ہوچکا ہے۔ اب روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو توڑنے کا اختیار نہیں۔ اگر رمضان کا روزہ توڑدے گا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔

رات کو روزے کی نیت کرنے والا سحری نہ کھاسکا تو بھی روزہ ہوجائے گا

س ..... کوئی شخص اگر رات ہی کو روزے کی نیت کرکے سوجائے کیونکہ اس کو اندیشہ ہے کہ سحری کے وقت اس کی آنکھ نہیں کھلے گی تو کیا اس کا روزہ ہوجائے گا؟

ج ...... ہوجائے گا۔

س ..... اور اگر اتفاق سے اس کی آنکھ کھل جائے تو کیا وہ نئے سرے سے سحری کھاکے نیت کرسکتا ہے؟

ج ...... کرسکتا ہے۔

(جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

قیمت ۵ روپے

جلد ۱۵ شمارہ ۳۳

یکم تا ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۱۰ تا ۱۶ جنوری ۱۹۹۷ء

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت

○ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی
○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و مزین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اسی شمارے میں

- آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کی باتیں ۴
- دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ ختم نبوت ۶
- انتخاب میں ووٹ ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت ۱۱
- روزہ فرض میرا ذاتی تجربہ' لائق غور و فکر ۱۳
- رمضان اور روزہ کا مقصد ۱۵
- رمضان المبارک کے مطالبات ۱۸
- ایک منہ دو زبانیں ۲۱
- سیرت صحابہ کا قرآنی معیار ۲۳
- اخبار ختم نبوت ۲۵

زر تعاون

سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ' افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب' متحدہ عرب امارات' بھارت' مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ' کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ' ملتان فون 583486-514122' فیکس 542277

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام دشمن عناصر کی طرف سے آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کی باتیں

ملک کی مقتدر عدالت سپریم کورٹ میں آٹھویں ترمیم کے سلسلے میں بحث جاری ہے اور سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ اب وہ آٹھویں ترمیم کے سلسلے میں حتمی تشریح کرے گی تاکہ ابہام ختم ہو۔ سپریم کورٹ ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے اور آئین کی تشریح کی ذمہ داری اس پر ہے لیکن ایک بات واضح ہے کہ سپریم کورٹ آئین ساز ادارہ نہیں ہے۔ اس لئے آئین میں قانون سازی کرنا یا کسی قانون کو ختم کرنے کا اختیار اس کے دائرے میں نہیں ہے۔ صرف آئین کی تشریح وہ کر سکتی ہے' اس لئے اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ سپریم کورٹ آٹھویں ترمیم کے سلسلے میں پھیلے ہوئے ابہام کو دور کرے لیکن اگر سپریم کورٹ نے آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی بات کی تو یہ اپنے اختیار سے تجاوز ہو گا جو کسی صورت میں قابل قبول نہیں۔ آٹھویں ترمیم دراصل عام طور پر شہرت کے مطابق صدر کے اختیارات کے بارے میں ہے اور اس کے ذریعہ گزشتہ چند سالوں میں صدر نے تین حکومتوں کو برطرف اور تین اسمبلیوں کو تحلیل کیا ہے۔ جس کی وجہ سے آٹھویں ترمیم بہت حد تک بدنام ہو گئی ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ تینوں مرتبہ قوم کو عذاب کی کیفیت سے نکالنے کا کردار بھی اس آٹھویں ترمیم نے کیا۔ اگر یہ آٹھویں ترمیم نہ ہوتی تو قوم کبھی سکھ کا سانس نہ لے سکتی اور عذاب میں مبتلا رہتی اس حوالے سے ہم اس آٹھویں ترمیم کی حمایت کرنے پر مجبور ہیں لیکن اس وقت آٹھویں ترمیم کے اصل خدوخال آپ کے سامنے پیش کرنا مقصود ہیں۔

آٹھویں ترمیم صرف اس صدارتی اختیارات کا نام نہیں اور نہ ہی صرف اس تلوار کا نام ہے جو صدر چلا کر کسی بھی وقت اسمبلی اور حکومت کو صفحہ ہستی سے مٹا سکتا ہے بلکہ آٹھویں ترمیم ایک مجموعہ قوانین کا نام ہے جس کی ایک شق صدارتی اختیارات سے متعلق ہے اس میں وہ تمام اصول قوانین ہیں جس کی وجہ سے آج پاکستان کو اسلامی مملکت کہا جاسکتا ہے۔ اس کے تحت امتناع قادیانیت آرڈیننس اور سب اسلامی حدود و قصاص' اسلامی دفعات وغیرہ تمام اس میں شامل ہیں۔ اسلام دشمن عناصر ظاہری طور پر تو یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی دفعات کو ختم کر دیا جائے کیونکہ اس سے پوری قوم ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہو گی لیکن وہ آٹھویں ترمیم کی آڑ میں ان اسلامی دفعات کو ختم کرنا چاہتے ہیں پہلے بھی علماء حق نے اس کا راستہ روکا اور اب بھی روکیں گے۔ گزشتہ دور میں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ آٹھویں ترمیم کے سلسلے میں مشترکہ لائحہ عمل طے کریں تو جمعیت علماء اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے اسمبلی کے فلور پر واضح اعلان کیا کہ آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات کو چھیڑنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی اس کا نتیجہ نکلا کہ پی پی پی کو جرات نہ ہو سکی کہ آٹھویں ترمیم کے بارے میں کوئی اقدام کر سکے۔ جمعیت کا یہ رویہ دیکھ کر نواز شریف بھی راہ فرار اختیار کر گئے۔ آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات پاکستان کی اساس ہیں' صدارتی اختیارات کے چکر میں ان کو چھیڑنے کی کوشش کی گئی تو مذہبی قوتیں سد سکندری بن کر اس کا تحفظ کریں گی۔ اس لئے سپریم کورٹ اس ترمیم کے سلسلے میں اپنے دائرہ اختیار کے مطابق تشریح کرے آئین سازی کے مسئلہ کو قومی اسمبلی پر چھوڑ دے۔

قادیانی ججوں کی تقرری کے بارے میں چیف جسٹس کے ریمارکس

قادیانی ججوں کی تقرری کے سلسلے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے چیف جسٹس صاحب نے فرمایا کہ غیر مسلم اقلیت قادیانی جج بن سکتے ہیں۔ ہم چیف جسٹس صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وہ آئین اور قانون کے شارح ہیں اور ان کا منصب بہت مقدس ہے اس لئے ان کو تبصرہ کرتے ہوئے بہت محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ غیر مسلم اقلیت کے جج بننے کے بارے میں کسی کو اشکال نہیں۔ مسئلہ قادیانیوں کا ہے' جنہوں نے آئین کو تسلیم نہیں کیا اپنے کو غیر مسلم اقلیت نہیں سمجھتے بلکہ ہم سب کو چیف جسٹس سمیت کافر گردانتے ہیں۔ کیا آئین کے ایسے منحرف افراد یا اقلیتیں جج بن سکتی ہیں؟ چیف جسٹس صاحب اس حوالے سے اگر جواب دیں تو مناسب ہو گا۔ ہمیں امید ہے کہ چیف جسٹس صاحب کسی قادیانی کو جج بنانے کی سفارش نہیں

کریں گے۔

صدر صاحب.........خدارا ! اس دھبے کو مٹائیں

نگراں حکومت کی جانب سے ضد اور ہٹ دھرمی کا سلسلہ تاحال جاری ہے اور احتجاج کے تمام پرامن مراحل طے کرنے کے باوجود ممتاز بھٹو صاحب کے کان پر جوں نہیں رینگ رہی۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے مقابلے میں اپنی چند روزہ سلطنت کو ترجیح دے رہے ہیں۔ جبکہ ہم ان ادارتی کالموں خصوصاً "گزشتہ اداریہ میں واضح کرچکے ہیں کہ قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں بہت فرق ہے غیر مسلموں سے مروت ہوسکتی ہے لیکن کافر زندیق سے کسی صورت میں مروت نہیں کی جاسکتی۔ اس صورت حال کے پیش نظر مرکزی مجلس عمل کے رہنما مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے طے کیا کہ فوری طور پر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس لاہور میں طلب کریں گے اور اس میں پاکستان کی سطح پر تحریک چلانے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ایک تجویز یہ بھی زیر غور ہے کہ شعبان المعظم کے آخری جمعہ یعنی ۱۰ جنوری کو علماء کرام کا ایک مظاہرہ ایوان صدر پر کیا جائے۔ یہ تجویز بہت ہی اہم ہے' سندھ کی سطح پر احتجاجی تحریک میں ہم اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ نگراں حکومت ایک طرح سے ہٹ دھرمی پر اتری ہوئی ہے اس لئے بظاہر اس سے کسی نتیجہ کی توقع نہیں کی جاسکتی اس لئے مرکزی مجلس عمل کا اجلاس بلانا اور اس تحریک کو پاکستان کی سطح پر منظم کرنا بہت ضروری ہے۔

اس وقت اختیارات کے محور اور مرکز صدر پاکستان ہیں۔ صدر پاکستان نے قومی اسمبلی کو تحلیل کرکے اور غیر شرعی حکومت کو برطرف کرکے انتظامی اختیارات کو بھی اپنی طرف منتقل کرلیا ہے۔ نگراں کابینہ عارضی اور وقتی امور کو نمٹانے کے لئے بنائی گئی ہے' بڑے اور دوررس فیصلے اس نے نہیں کرنے بلکہ تمام معاملات کے لئے صدر پاکستان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اس لئے مرکزی مجلس عمل کا یہ فیصلہ بہت ہی بہتر اور درست ہے کہ قادیانی وزیر کو برطرف کرانے کے لئے صدر پاکستان پر دباؤ ڈالا جائے اس سلسلے میں صدر پاکستان کی خدمت میں درج ذیل گزارشات پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

صدر محترم صاحب! پاکستان اسلام کے لئے وجود میں آیا اور دنیا بھر میں پاکستان کی حیثیت اسلامی قلعے کی ہے۔ اس ملک میں جو واقعہ رونما ہوتا ہے اس کو اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس لئے اگر پاکستان میں قادیانیوں کو کسی منصب پر فائز کیا جاتا ہے تو اس سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ قادیانی ملک وملت کے وفادار ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قادیانی پاکستان کے سب سے بڑے دشمن ہیں اور ان کے بڑے بڑے لوگ اس دعا میں مصروف ہیں کہ پاکستان تباہ ہوجائے' صرف پاکستان ہی کے نہیں بلکہ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

وہ تمام مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے ان کو کافر اور سور سمجھتے ہیں اور ان کی ماؤں کو کنجریوں کی اولاد سمجھتے ہیں اس لئے ایسے افراد کو جو مسلمانوں کو کافر سمجھیں اور پاکستان کے دشمن ہوں ان کو وزیر بنانا کسی طور پر درست نہیں۔ ان کو کلیدی عہدوں پر فائز کرنا ملک کے مفاد میں نہیں۔

محترم صدر صاحب! آپ ایک اہم کام کرکے قوم کے محسن بن چکے ہیں قادیانی یہ نہیں چاہتے کہ آپ کا یہ احسان باقی رہے اور آپ کی عزت بحال رہے اس لئے وہ آپ سے ایسے اقدامات کرا رہے ہیں جس سے آپ مذہبی طبقوں میں بدنام ہوں' مذہبی لوگوں کی حمایت آپ سے ختم ہو' یہ بات سب کے علم میں ہے کہ آپ کا خاندان علم دوست خاندان رہا ہے۔ ہمیشہ ختم نبوت کی خدمت کی ہے' مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام آپ کے یہاں ٹھہرتے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت میں آپ کا کردار پی پی دور میں بہت نمایاں رہا اسلام دشمن طبقہ آپ کی اس نیکی کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اس کی خواہش ہے کہ علماء اور آپ کے درمیان خلیج حائل ہو اس لئے قادیانی وزیر کی تقرری سے متعلق آپ کو غلط اطلاعات دی جاتی ہیں تاکہ آپ اس وزیر کو برطرف نہ کرکے علماء کی نظروں سے گر جائیں۔ محترم ۹۰ دن میں کنور ادریس بڑا تیر نہیں مارے گا لیکن ایک غلط مثال قائم ہوجائے گی۔ ہمیں اس کا افسوس نہیں کہ قادیانی وزیر بن گیا۔ افسوس اس کا ہے کہ آپ کے دور صدارت میں قادیانی وزیر بن گیا' آپ کی تاریخ پر یہ ایک بدنما داغ اور دھبہ ہے' خدارا اس دھبے کو مٹائیں' آپ نے خود کہا تھا کہ ہم نے جج قادیانی بننے نہیں دیئے محترم جب جج بننا مضر ہے تو وزیر بننے کے کتنے نقصانات ہوں گے؟ مرکزی مجلس عمل کے فیصلے کے مطابق اب آپ ہی سے فیصلہ کرانا ہے' برائے کرم مجلس عمل کے مطالبہ کو منظور کرکے قادیانی وزیر کو برطرف کرکے علماء حق کا دل موہ لیں' بزرگان دین کی دعائیں آپ کے ساتھ رہیں گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے آپ مستحق بن جائیں گے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

گزشتہ سے پیوستہ

دارالعلوم دیوبند اور عقیدۂ تحفظِ ختم نبوت

مسلمانوں کی مخبری صرف برٹش انڈیا ہی میں سرانجام نہیں دی جاتی تھی' بلکہ "ملاء اعلیٰ" کا حکم تھا کہ قادیانی تبلیغ اسلامی کا لبادہ اوڑھ کر تمام بلاد اسلامیہ میں پھیل جائیں اور انگریزوں کی خدمات بجا لائیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"میں نے عربی اور فارسی میں بعض رسائل تصنیف کرکے بلاد شام و روم اور مصر اور بخارا وغیرہ کی طرف سے روانہ کئے' اور ان میں اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حمیدہ درج کئے' اور بخوبی ظاہر کردیا کہ اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد قطعاً" حرام ہے۔ اور ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے وہ کتابیں مفت تقسیم کیں' اور بعض شریف عربوں کو وہ کتابیں دے کر بلاد شام و روم کی طرف روانہ کیا' اور بعض کو مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجا اور بعض بلاد فارس کی طرف بھیجے گئے' اور اس طرح مصر میں بھی کتابیں بھیجیں اور یہ ہزار ہا روپیہ کا خرچ تھا جو محض نیک نیتی سے کیا گیا۔ (اس سے بڑھ کر نیک نیتی کا ثبوت کیا ہوگا کہ جس کار خیر پر آدمی مامور ہو اسے بصد شوق و رغبت بجالائے۔ ناقل)"۔ (تبلیغ رسالت ۳ر ص ۱۹۶)

قادیان کی سیاسی نبوت نے "تبلیغ اسلام" کے پردے میں عالم اسلام میں سازشوں کے کیا کیا جال پھیلائے؟ مسلمانوں میں منافرت پھیلانے کے لئے کیا کچھ کیا؟ اور کیا کیا خفی و جلی خدمات انجام دی گئیں؟ یہ تفصیل اس مقالہ کے احاطہ سے باہر ہے۔

(۱) سب سے پہلا انکشاف

سب سے پہلا تو رد قادیانیت اور تحفظ ناموس رسالت کا کام کم و بیش قریباً" تمام اسلامی فرقوں نے کیا' اور سبھی کو کرنا بھی چاہئے تھا۔ مگر دارالعلوم دیوبند جو حضرت حاجی صاحبؒ کے بقول ہندوستان میں بقائے اسلام اور تحفظ دین کی خاطر وجود میں لایا گیا تھا' اسے اس سلسلہ میں چند ایسے امتیازات کا شرف حق تعالیٰ نے عطا فرمایا جو کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوسکا۔ سب سے پہلی بات تو یہی کہ قادیانی فتنہ کا جرثومہ ابھی رونما نہیں ہوا تھا کہ دارالعلوم دیوبند کے مرشد و مربی حضرت قطب العالم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے بطور کشف اس کے ظہور کی پیش گوئی فرمائی اور علمائے امت کو اس کی جانب متوجہ فرمایا۔ "تاریخ مشائخ چشت" میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ کے "ملفوظات طیبہ" سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت پیر صاحبؒ حج پر تشریف لے گئے اور حجاز میں قیام کا ارادہ فرمایا' مگر حضرت قطب عالم حاجی صاحبؒ نے انہیں باصرار و تاکید ہندوستان کی واپسی کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا:

در ہندوستان عنقریب یک فتنہ ظہور کند' شما ضرور در ملک خود واپس بروید' واگر بالفرض شما در ہند خاموش نشستہ باشید تاہم آن فتنہ ترقی نہ کند در ملک آرام ظاہر شود

ہندوستان میں عنقریب ایک فتنہ رونما ہوگا' آپ وطن واپس جایئے' بالفرض آپ وہاں خاموش بھی بیٹھے رہیں تب بھی وہ فتنہ ترقی نہیں کرسکے گا' اور ملک میں سکون ہوجائے گا۔ (بحوالہ "بیس بڑے مسلمان" ص ۹۸' طبع سوم)

اسی نوعیت کا واقعہ اس ناکارہ نے اپنے اکابر اساتذہ سے حضرت اقدس مولانا عبدالرحیم سہارنپوریؒ کے بارے میں بھی سنا تھا کہ قادیانیت کے نفس ناطقہ حکیم نورالدین صاحب (قادیانی دام میں پھنسنے سے پہلے) کسی ضرورت کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حکیم جی کو بطور نصیحت فرمایا کہ قادیان سے ایک مدعی نبوت اٹھے گا' اس سے بحث و مناظرہ کی غرض سے بھی اس کے پاس نہ جائیو۔ (الخ)

(۲) حضرت نانوتویؒ کا فتویٰ

حضرت امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ نے کسی جگہ ایک عجیب مضمون تحریر فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ ذہن میں اس قدر محفوظ ہے کہ زمانہ نبوت میں تو حق تعالیٰ شانہ اپنی منشاء کا اظہار بذریعہ وحی فرماتے تھے مگر وحی کا سلسلہ آنحضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد چونکہ بند ہوچکا ہے' اس لئے زمانہ وحی کے بعد اگر کوئی معاملہ کسی پر مشتبہ ہوجائے اور اسے یہ معلوم کرنا ہو کہ اس معاملہ میں منشاء خداوندی کیا ہے تو اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ اولیاء اللہ اور عارفین کے قلوب کس جانب مائل ہیں؟ جس جانب ان اکابر کا رجحان ہو اسی کو منشائے الٰہی کے مطابق سمجھنا چاہئے۔

یہ حق تعالیٰ شانہ کی حکمت بالغہ تھی کہ قادیانی فتنہ کے ظہور سے قبل ہی اکابر اولیاء اللہ کے قلوب کو اس کے رد و تعاقب کی طرف متوجہ فرمایا۔ قادیانی نبوت کا فتنہ' حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (۱۲۹۷ھ) بانی دارالعلوم دیوبند کے وصال کے بعد رونما ہوا' مگر حق تعالیٰ نے ایک تقریب ایسی پیدا کردی کہ حضرت نانوتویؒ نے آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کبریٰ پر ایک

رسالہ "تحذیر الناس" تحریر فرمایا جس میں مسئلہ ختم نبوت کو اس قدر مدلل تحریر فرمایا کہ قادیانی تاویلات کے تمام راستے مسدود ہوگئے۔ ختم نبوت پر اچھوتا استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بالجملہ رسول اللہ ﷺ وصف نبوت میں موصوف بالذات ہیں اور سوا آپ ﷺ کے انبیاء موصوف بالعرض ....اس صورت میں اگر رسول اللہ ﷺ کو (تمام انبیائے کرام کے آخر میں نہیں بلکہ ان کے) اول یا اوسط میں رکھتے تو انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف دین محمدی ﷺ ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا' حالانکہ خود فرماتے ہیں ماننسخ من اٰیۃ او ننسھاناٰت بخیر منھا او مثلھا ــــ اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا' ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی؟ سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو بعد وعدہ محکم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی کیا ضرورت تھی' اور اگر علوم انبیاء متاخرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تبیانا لکل شئی ہونا غلط ہوجاتا۔" (تحذیر الناس ص ۸)

حضرت نانوتویؒ قدس سرہ آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کبریٰ کی تین قسمیں قرار دیتے ہیں۔ زمانی' مکانی' مرتبی۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ "خاتم النبیین" خاتمیت کی تینوں اقسام پر حاوی ہے' یعنی آنحضرت ﷺ باعتبار شرف و منزلت کے بھی خاتم النبیین ہیں' باعتبار زمانہ کے بھی باعتبار مکان کے بھی۔

"سو اگر (آیت میں خاتمیت کے تینوں اقسام کا) اطلاق اور عموم (مراد) ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے ورنہ (اگر ان تینوں اقسام میں سے صرف ایک قسم مراد ہے تو وہ خاتمیت مرتبی ہوسکتی ہے' اندریں صورت) تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی۔ او کما قال جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے' اس باب میں کافی ......کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے' پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا' گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں' سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ' باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔ جیسا اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا (یعنی ختم نبوت زمانی کا) منکر بھی کافر ہوگا۔" (تحذیر الناس ص ۱۰)

اور "جوابات محذورات عشرہ" میں فرماتے ہیں کہ تحذیر الناس کے

"صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یازدہم کی سطر ہفتم تک (آیت خاتم النبیین) کی وہ تقریر لکھی ہے جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالت مطابقی ثابت ہوجائیں۔ اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا ہے' چنانچہ شروع تقریر سے واضح ہے' سو پہلی صورت میں تو (جبکہ آیت کا مدلول مطابقی خاتمیت مرتبی کو قرار دیا جائے) تاخر زمانی بدلالت التزامی ثابت ہوتا ہے ــــ اور دلالت التزامی اگر دربارہ توجہ الی المطلوب مطابقی سے کم ہو' مگر دلالت ثبوت اور دل نشینی میں مدلول التزامی' مدلول مطابقی سے زیادہ ہوتا ہے' اس لئے کہ کسی چیز کی خبر تحقیق اس کے برابر نہیں ہوسکتی کہ اس کی وجہ اور علت بھی بیان کی جائے' اگر کسی شخص کو کسی عہدہ پر ممتاز فرمائیں' تو اور امیدوار قبل ظہور وجہ ترجیح بے شک غل مچائیں گے۔ اور بعد وضوح وجہ و علت پھر مجال دم زدن نہیں رہتی۔" (ص ۵۰)

الغرض معنی مختار احقر سے کوئی عقیدہ باطل نہ ہوگیا' بلکہ وہ رخنہ جو در صورت اختیار تاخر زمانی و انکار و منع خاتمیت مرتبی پڑتا نظر آتا تھا' بند ہوگیا' پھر تو اس پر خاتمیت زمانی بھی مدلول "خاتم النبیین" رہی' البتہ دو شقوں میں سے ایک شق پر تو مدلول التزامی' اور دوسری شق پر ــــ مدلول مطابقی۔" (صفحہ ۵۱)

حضرت نانوتوی قدس سرہ کی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین بمعنی "آخری نبی" ہونا قرآن کریم' احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور اس کا منکر اسی طرح کافر ہے۔ جس طرح تعداد رکعات کا منکر کافر ہے اور یہ کہ آپ ﷺ کی خاتمیت مرتبی' خاتمیت زمانی کو مستلزم ہے' اگر آپ ﷺ مراتب نبوت کے خاتم ہیں تو بلاشبہ زمانی نبوت کے بھی خاتم ہیں۔ اس تقریر سے قادیانی پروازوں کی ساری منطق غلط ہوجاتی ہے اور "خاتم النبیین" میں ان کی ساری تحریفات پادر ہوا ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پہلے شخص تھے جنہوں نے قادیانی تحریفات کا رد کیا اور قادیانی ملاحدہ جو آنحضرت ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے قائل ہیں' ان کو متواترات دین کا منکر قرار دے کر ان پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔

فتویٰ تکفیر قادیانی

اکابر دیوبند کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا تعاقب سب سے پہلے شروع کیا اور ۱۳۰۱ھ میں جب مرزا قادیانی نے مجددیت کے پردے میں اپنے الہامات کو "وحی الٰہی" کی حیثیت سے براہین احمدیہ میں شائع کیا تو لدھیانہ کے علماء (مولانا محمد' مولانا عبداللہ' مولانا اسماعیل رحمہم اللہ) نے جو حضرات دیوبند کے منتسبین میں سے تھے' فتویٰ صادر فرمایا کہ یہ شخص مسلمان نہیں بلکہ اپنے عقائد و

نظریات کے اعتبار سے زندیق اور خارج از اسلام ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ دجال قادیان کے حالات سے پوری طرح واقف نہ تھے۔ اس لئے بعض لوگوں نے جو مرزا قادیانی سے حسن ظن رکھتے تھے علمائے لدھیانہ کی مخالفت میں حضرت گنگوہیؒ سے فتویٰ منگوایا۔ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ کو علمائے لدھیانہ دارالعلوم دیوبند کے جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے اور قادیانی مسئلہ پر حضرت گنگوہیؒ اور دیگر اکابر سے بالمشافہ گفتگو فرمائی۔ رفع نزاع کے لئے دارالعلوم دیوبند کے پہلے صدر مدرس حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کو' جو صاحب کشف تھے' حکم تسلیم کیا گیا اور انہوں نے مندرجہ ذیل تحریری فیصلہ دیا:

" یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی' لامذہب (دہریہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس شخص نے اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل نہیں کیا۔ معلوم نہیں اس کو کس کی روح سے انسیت ہے۔ (عزازیل کی روح سے ہوسکتی ہے۔ ناقل) مگر اس کے الہامات اولیاء اللہ کے الہامات سے کچھ مناسبت اور علاقہ نہیں رکھتے۔"

اس تنقیح و تشریح کے بعد حضرت گنگوہیؒ نے بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروؤں کو زندیق اور خارج از اسلام قرار دیا۔ حضرت گنگوہیؒ تمام اکابر دیوبند کے مقتداء تھے۔ ان کا فتویٰ گویا پوری جماعت کا متفقہ فتویٰ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس ضرب کی ٹیس کو آخر زندگی تک محسوس کرتا رہا۔ مکتوب عربی میں مرزا قادیانی نے ان اکابر امت کو مندرجہ ذیل الفاظ سے نوازا ہے:

اخرھم الشیطان الاعمی۔ والغول الاغوی۔ یقال لہ رشید الجنجوھی۔ و ھوشقی کالامروھی۔ ومن الملعونین (انجام آتھم ۲۵۲)

ترجمہ: ان میں سے آخری شخص وہ اندھا شیطان اور بہت گمراہ دیو ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں اور وہ (مولانا احمد حسن) امروہی کی طرح شقی اور ملعونوں میں سے ہے۔

(یہ تمام تفصیلات "رئیس قادیان" جلد دوم مولفہ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری' میں ملاحظہ کی جائیں۔)

دوسرا فتویٰ

صفر ۱۳۲۱ھ میں دارالعلوم دیوبند سے مرزا قادیانی کے خلاف ایک اور فتویٰ جاری ہوا۔ جس پر حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ رئیس المدرسین دیوبند' مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر تمام اکابر دیوبند کے علاوہ دوسرے مشاہیر علمائے ہند کے دستخط ہیں۔ یہ فتویٰ مولانا محمد سہول صاحبؒ کے قلم سے ہے جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار و نظریات اس کی کتابوں سے نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا:

"جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں' اس کے خارج از احاطہ' اہلسنت والجماعت اور احاطہ اسلام سے (خارج) ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم' تردد نہیں ہوسکتا' لہٰذا مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد' زندیق' ملحد' کافر اور فرق ضالہ میں یقیناً داخل ہیں......الخ۔"

یہ طویل فتویٰ "القول الصحیح فی مکائد المسیح" کے نام سے شائع ہوا۔

تیسرا فتویٰ

۲ رجب ۱۳۲۶ھ کو ایک اور مبسوط فتویٰ دارالعلوم دیوبند کے مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمان کے قلم سے صادر ہوا۔ اس پر بھی تمام مشاہیر علمائے ہند کے دستخط ہیں اور یہ "فتویٰ تکفیر قادیاں" کے نام سے طبع ہوا۔

علمائے حرمین کا فتویٰ

مکہ و مدینہ (زادھما اللہ شرفاً و عظمتاً) اسلام کا مرکز و منبع ہیں۔ اور وہاں کے علمائے کرام کے فتاوی کو ہر دور میں عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ اکابر دیوبند میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی قدس سرہ نے مرزا قادیانی کے خلاف کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا جس پر دیگر علمائے حرمین کے دستخط ہیں۔ (رئیس قادیان ۲/ص ۱۱)

(۴) مسئلہ تکفیر اور علمائے دیوبند کا امتیاز

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جو فتوے صادر کئے گئے ان میں علمائے دیوبند کا ایک اور خصوصی امتیاز بھی نمایاں ہوا' اور وہ تھا ان کا مسلک اعتدال۔ مسئلہ تکفیر بہت ہی نازک مسئلہ تھا' ایک مسلمان کو کافر کہنا بہت ہی سنگین جرم ہے اور دوسری طرف کسی کھلے کافر کو مسلمان کہنے پر اصرار کرنا بھی معمولی بات نہیں۔ بدقسمتی سے جس دور میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کافرانہ دعوے کئے' عام طور سے لوگ اس مسئلہ میں افراط و تفریط کا شکار تھے۔ ایک گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کے صریح کفریات پر اسے کافر کہنے کو خلاف مصلحت سمجھتا تھا اور دوسرا گروہ وہ تھا جس نے گیہوں کے ساتھ گھن پیسنے کا مشغلہ شروع کر رکھا تھا۔

پہلے گروہ کی تفریط قادیانی تحریک کو انگیز کررہی تھی۔ اور قادیانی ملاحدہ بڑے طمطراق سے ایسے لوگوں کو پیش کرتے تھے جو انہیں کافر نہیں سمجھتے اور دوسرے گروہ کے افراد نے خود مسئلہ تکفیر کی مٹی پلید کردی تھی۔ اور قادیانی ملاحدہ ان کے تکفیری فتوؤں کے طومار کو لوگوں کے سامنے پیش کرکے یہ کہہ دیتے تھے کہ مولویوں کے پاس کفر بڑا سستا ہے۔ یہ ہر شخص کو جو ان کے خیالات کے خلاف کوئی بات کہہ دے فوراً "کفر کا تحفہ پیش کردیا کرتے ہیں۔

ان دونوں گروہوں کا طرز عمل نہ صرف

افسوسناک تھا بلکہ اس سے خطرہ پیدا ہو چلا تھا کہ خدانخواستہ ان لوگوں کی بے احتیاطی اور افراط و تفریط سے کفر و اسلام کی حدود ہی مٹ کر نہ رہ جائیں۔ حق تعالیٰ شانہ علمائے دیوبند کو بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے آگے بڑھ کر اسلام اور کفر کی حدود کو ممیّز کیا اور لوگوں کو بتایا کہ اسلام اور کفر کے درمیان خط فاصل کیا ہے اور وہ کونسی حد ہے جس کو عبور کر لینے کے بعد آدمی صریح اسلام سے خارج ہو کر کفر کے خارزار میں جا لگتا ہے۔ اس موضوع پر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے "اکفار الملحدین فی شئی من ضروریات الدین" میں تحقیق و تنقیح کا حق ادا فرمایا۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے اردو میں "وصول الافکار الی اصول الاکفار" نامی رسالہ تحریر فرمایا اور دیگر اکابر دیوبند نے بھی اس موضوع پر رسائل تحریر فرمائے اور اس مسئلہ کو خوب منقح کردیا۔ اصول تکفیر پر مفصل لکھنے کی ان سطور پر گنجائش نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ امور جن کا دین محمدی میں داخل ہونا تواتر یا شہرت سے ثابت ہے' وہ "ضروریات دین" کہلاتے ہیں۔ ان سب کو ایک ایک کرکے تسلیم کرنا اسلام ہے اور ان میں سے کسی ایک کا انکار کردینا یا تاویل کے ذریعہ ان میں سے کسی ایک کے مفہوم کو بدل ڈالنے کا نام کفر ہے۔ علمائے دیوبند نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروؤں کی تحریفات پیش کرکے واضح کیا کہ یہ لوگ "ضروریات دین" کے منکر ہیں' اس لئے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

بعض لوگوں نے اسلام اور کفر کے فیصلہ کے لئے ایک آسان سا اصول تلاش کرلیا ہے۔ جو شخص کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو' بس وہ مسلمان ہے ورنہ کافر۔ ظاہر ہے کہ یہ اصول صریحاً غلط ہے۔ فرض کیجئے ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے' نماز روزے کا قائل اور بہت سی عبادت و ریاضت بھی کرتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کی فلاں آیت ثابت نہیں؟ کیا ایسے شخص کو مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اب ذرا غور کیجئے کہ قرآن کریم کا کلام الٰہی ہونا ہمیں کس ذریعہ سے معلوم ہوا؟ ہر شخص اس کا جواب یہی دے گا کہ قرآن کا قرآن ہونا امت کے تواتر سے ثابت ہے۔ چودہ سو سال سے یہی قرآن مسلمانوں کے پاس تواتر سے چلا آتا ہے۔ یہی قرآن آنحضرت ﷺ پر حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ اس لئے اس کے کسی ایک حرف میں بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ بس جس طرح قرآن کریم کے ہم تک پہنچنے کا ذریعہ امت اسلامیہ کا تواتر ہے اور اس تواتر کا منکر کافر ہے' اسی طرح دین محمدی (علی صاحبہ الصلوۃ والسلام) میں سے جو چیزیں ہمیشہ سے مسلم چلی آتی رہی ہیں' ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔ اور پھر صرف الفاظ کے تواتر کو تسلیم کرلینا کافی نہیں بلکہ قرآن کریم کی کسی آیت یا کسی متواتر عقیدہ کا جو مفہوم و معنی امت میں ہمیشہ سے مسلم رہا ہے' اس کا تسلیم کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ اس کا انکار کرکے قرآن کریم یا احادیث متواترہ کو نئے معنی پہنانا کفر ہی کی ایک قسم ہے۔ مثلاً" آنحضرت ﷺ سے لے کر آج تک تمام مسلمان یہ تسلیم کرتے آئے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم......... جن کے آخری زمانہ میں نازل ہونے کی خبر دی گئی ہے' ان سے مراد وہی اسرائیلی پیغمبر ہیں جو آنحضرت ﷺ سے قبل مبعوث ہوئے تھے' اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی امت کا یہ دعویٰ ہے کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد غلام احمد ہے' دمشق سے مراد قادیان ہے' مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے' وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ ان تمام مضحکہ خیز تاویلوں کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے لے کر آج تک کسی نے عیسیٰ بن مریم کا مطلب نہیں سمجھا اور نعوذ باللہ پوری کی پوری ملت اسلامیہ گمراہ اور کافر و مشرک رہی .... کیا یہ رسول اللہ ﷺ کی صریح تکذیب اور امت کے کروڑوں اکابر کی تحمیق و تجہیل نہیں؟ اگر اس کے بعد بھی ایک شخص کو دائرہ اسلام میں پناہ مل سکتی ہے تو کہنا چاہئے کہ اسلام کا کوئی متعین مفہوم ہی سرے سے موجود نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ اسلام کے کسی ایک قطعی مسئلہ کا لفظی' معنوی انکار دراصل پورے دین کا انکار ہے۔

O

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنار اجیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۴۵۰۸۰

ادارۃ القرآن کراچی کی چند اہم 'مفید عربی' اردو 'انگریزی کتب

المصنف للحافظ عبد الرزاق الصنعانی پاکستان میں پہلی بار جدید ایڈیشن ۱۲ جلد مع فہارس۔قیمت =/۲۹۸۰	**اعلاء السنن** ظفر احمد العثمانی التھانوی جدید ایڈیشن ۲۲ اجزاء ۱۸ مجلد مع فہارس۔قیمت =/۲۸۰۰	**شرح الطیبی** علی مشکوٰۃ المصابیح پہلی بار عربی چھپ ۱۲ جلد مع فہارس۔قیمت =/۲۸۸۰
احکام القرآن مولانا ظفر احمد العثمانی التھانوی رحمہ اللہ ۵ جلد مولانا مفتی محمد شفیع و مولانا کاندھلوی "قیمت =/۱۱۸۰	**مجموعہ رسائل الکشمیری** محمد انور شاہ الکشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ پہلی بار عربی چھپ ۳ جلد۔قیمت =/۱۰۸۰	**الفتاوی التاتارخانیۃ** ۵ جلد۔قیمت =/۱۴۸۰
جدید فقہی مباحث مولانا مجاہد الاسلام قاسمی ۵ جلد۔قیمت =/۸۱۰	**الکوکب الدری** علی جامع الترمذی ۳ جلد۔قیمت =/۱۱۸۰	**مسند ابو داؤد طیالسی** مترجم تالیف امام ابو داؤد سلیمان ابن داؤد ابن الجارود طیالسی ۲ جلد۔قیمت =/۳۳۳

ابو حنیفہ و اصحابہ المحدثون ظفر احمد عثمانی " .. =/۱۳۶
تسہیل القطبی تصحیح و مولانا انور بدخشانی۔ .... =/۱۹۰
تبییض الصحیفہ بمناقب الامام ابی حنیفہ سیوطی .... =/۱۸۰
الدیباج شرح صحیح مسلم سیوطی ۲ جلد ...... =/۳۸۰
دراہم الصرۃ علامہ مخدوم ہاشم سندھی ... =/۶۸
الجامع الصغیر مع النافع الکبیر امام محمد شیبانی ... =/۲۸۰
شرح عینی علی کنز الدقائق مع شرح العقائق ۲ جلد . =/۳۸۰
عقائد الوثنیۃ فی الدیانۃ النصرانیۃ طاہر تنیر .. =/۹۰
عنوان الشرف الوافی فی النحو و التاریخ .... =/۶۸
فوائد فی علوم الفقہ شیخ حبیب احمد الکیرانوی .. =/۱۴۴
فہرست موضوعی لآیات القرآن الکریم ... =/۲۸۰
القاموس الفقہی۔سعدی .... =/۱۸۰
کتاب الآثار امام محمد شیبانی مع الایثار لابن ہمر .. =/۱۴۰
کشف الحقائق شرح کنز الدقائق شرح الوقایہ مع . =/۳۴۰
کشف الدجی عن وجہ الربا ظفر احمد عثمانی " .. =/۹۰
مکانۃ الامام ابی حنیفہ۔ڈکتور الحارثی ... =/۳۴۰
مشکلات القرآن علامہ انور شاہ کشمیری " ... =/۲۸۰
نکت الطریفہ کوثری .... =/۱۶۰

شرح ہدایہ ۳ جلد عبد الحی لکھنوی .... زیر طبع
غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک حسن شاہ " .. زیر طبع
ارشاد الساری مناسک ملا علی قاری .... زیر طبع
محیط البرہانی .... زیر طبع
اسوۂ رسول اکرم ﷺ اردو .... =/۱۵۰
آئینہ سلوک جناب نثار احمد خان .... =/۱۴۰
احکام میت (کمپیوٹر طباعت) .... =/۶۰
اسلامی عدالت مجاہد الاسلام قاسمی .... =/۱۵۰
بائبل قرآن سائنس اردو .... =/۱۴۰
تلخیص حجۃ اللہ البالغہ رضی الدین صاحب " =/۱۴۰
تحفۂ ازواج اسلام لیوض الرحمن صاحب ۲ جلد . =/۲۸۸
تحفۂ سفر محمد شعیب نار اجیبی =/۲۷ ۲۲ ... =/۴۸
پردہ شرعی کی چہل حدیث مولانا نور احمد صاحب . =/۱۵
جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں رضی الدین احمد " . =/۱۴۰
حیات مولانا ظفر احمد عثمانی)" .... =/۴۸
درس ترمذی مولانا محمد تقی عثمانی ۳ جلد .. =/۵۸۸
دربار رسول کے فیصلے حکیم عبد الرشید انصاری . =/۶۶
دور نبوی کا نظام حکومت (عہد نبوی کا اسلامی تمدن) =/۱۵۰
درود شریف کے فضائل و آداب (قول بدیع) =/۹۰

رہنمائے سعادت تلخیص کیمیائے سعادت =/۱۲۰
سوانح حیات حضرت تھانوی مولانا نور احمد " =/۱۵
صحبت کے اثرات حضرت رضی الدین صاحب " =/۱۸
طریقۂ حج و عمرہ مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی ... =/۳۶
کشکول فقری حضرت رضی الدین صاحب " =/۶۶
متاع نور (سوانح حضرت مولانا نور احمد") .... زیر طبع
معلم الحجاج مولانا سعید احمد جدید ایڈیشن ہر رنگ .. =/۱۵۰
نبیوں کی سچی کہانیاں رضی الدین " .... =/۱۴۰
ناسور مسلم سپہ سالار لیوض الرحمن صاحب ... =/۶۶
نماز مترجم مع مسنون دعائیں .... =/۲۷
ولذکر اللہ اکبر رضی الدین صاحب " .... =/۱۸
JESUS پیغمبر اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام . =/۷۲
(Authorityofsunnah) مولانا تقی عثمانی .... =/۷۲
Islam Introduction (تعارف اسلام) =/۲۱
خطبات مدراس انگریزی (سید سلیمان ندوی) .. =/۳۹
Shamaa-il-tirmidhi شمائل ترمذی =/۱۵۰
Bible, Quran & Science .... =/۱۴۰
LifeExampleof ﷺ اسوۂ رسول .... =/۱۴۰

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ

۴۳۷ ڈی۔ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک۔ کراچی
فون: ۷۲۱۶۴۸۸ ، فون/فیکس: ۷۲۲۳۶۸۸
Email : quran@beruni.erum.com.pk

Printer, Publisher, Bookseller & Exporter of the Holy Qur'an, Islamic, Arabic, English & Urdu Books, Centre for Arabic, English & Urdu Computer Composing

انتخاب میں

ووٹ، ووٹر اور اُمیدوار کی شرعی حیثیت

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی معاشی، معاشرتی، سماجی اور سیاسی ہر میدان میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی وضاحت کردی ہے۔ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں جہان کی کامیابی کا واضح اور سیدھا راستہ دکھا دیا ہے اسلام کی روشنی میں اکابرین امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم عوام الناس کی ہمیشہ رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ کا مضمون شائع کیا جارہا ہے جس میں انتخاب، ووٹ ووٹر اور امیدوار کی شرعی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

اسلام کا ایک یہ بھی معجزہ ہے کہ مسلمانوں کی پوری جماعت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔ ہر زمانہ اور ہر جگہ کچھ لوگ حق پر سختی سے قائم رہتے ہیں جن کو اپنے ہر کام میں حلال و حرام کی فکر اور خدا اور رسول ﷺ کی رضا جوئی پیش نظر رہتی ہے۔ پھر قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ "آپ نصیحت کی بات کہتے رہیں کیونکہ نصیحت مسلمانوں کو نفع دیتی ہے۔" اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ انتخابات میں امیدواری اور ووٹ کی شرعی حیثیت اور ان کی اہمیت قرآن اور سنت کی رو سے واضح کردیا جائے۔ شاید کچھ بندگان خدا کو تنبیہ ہو اور کسی وقت یہ غلط کھیل صحیح بن جائے۔

امیدواری

کسی مجلس کی ممبری کے لئے جو امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہو وہ گویا پوری ملت کے سامنے دو چیزوں کا مدعی ہے۔ ایک یہ کہ وہ اس کام کی قابلیت رکھتا ہے جس کا امیدوار ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ دیانت داری سے اس کام کو انجام دے گا اب اگر واقعی میں وہ اپنے اس دعوی میں سچا ہے، یعنی قابلیت رکھتا ہے اور امانت و دیانت کے ساتھ قوم کی خدمت کے جذبے سے اس میدان میں آیا ہے تو اس کا یہ عمل کسی حد تک درست ہے اور بہتر طریق اس کا یہ ہے کہ کوئی شخص خود مدعی بن کر کھڑا نہ ہو بلکہ مسلمانوں کی جماعت اس کو اس کام کا اہل سمجھ کر نامزد کردے اور جس شخص میں

مولانا مفتی محمد شفیعؒ

اس کام کی صلاحیت ہی نہیں وہ اگر امیدوار ہو کر کھڑا ہو تو قوم کا غدار اور خائن ہے۔ اس کا ممبری میں کامیاب ہونا ملک و ملت کے لئے خرابی کا سبب تو بعد میں بنے گا پہلے تو وہ خود غدار اور خیانت کا مجرم ہو کر عذاب جہنم کا مستحق بن جائے گا۔ اب ہر وہ شخص جو کسی مجلس کی ممبری کے لئے کھڑا ہوتا ہے اگر اس کو کچھ آخرت کی بھی فکر ہے تو اس میدان میں آنے سے پہلے خود اپنا جائزہ لے لے اور یہ سب سمجھ لے کہ اس ممبری سے پہلے تو اس کی ذمہ داری صرف اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال تک محدود تھی کیونکہ ازروئے حدیث ہر شخص اپنے اہل و عیال کا بھی ذمہ دار ہے اور اب کسی مجلس کی ممبری کے بعد جتنی خلق خدا کا تعلق اس مجلس سے وابستہ ہے ان سب کی ذمہ داری کا بوجھ اس کی گردن پر آتا ہے اور وہ دنیا و آخرت میں اس ذمہ داری کا مسئول اور جواب دہ ہے۔

ووٹ اور ووٹر

کسی امیدوار ممبری کو ووٹ دینے کی ازروئے قرآن و حدیث چند حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت شہادت کی ہے کہ ووٹر جس شخص کو اپنا ووٹ دے رہا ہے، اس کے متعلق اس کی شہادت دے رہا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت بھی رکھتا ہے اور دیانت اور امانت بھی اور اگر واقعی اس شخص کے اندر یہ صفات نہیں ہیں اور ووٹر یہ جانتے ہوئے اس کو ووٹ دیتا ہے تو وہ ایک جھوٹی شہادت ہے جو سخت کبیرہ گناہ اور وبال دنیا و آخرت ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کاذبہ کو شرک کے ساتھ کبائر میں شمار فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ) اور ایک دوسری حدیث میں جھوٹی شہادت کو اکبر کبائر

فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم) جس حلقے میں چند امیدوار کھڑے ہوں اور ووٹر کو یہ معلوم ہے کہ قابلیت اور دیانت کے اعتبار سے فلاں آدمی قابل ترجیح ہے تو اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو ووٹ دینا اس اکبر کبائر میں اپنے آپ کو مبتلا کرنا ہے۔

اب ووٹ دینے والا اپنی آخرت اور انجام کو دیکھ کر ووٹ دے محض رسمی مروت یا کسی طمع و خوف کی وجہ سے اپنے آپ کو اس وبال میں مبتلا نہ کرے' دوسری حیثیت ووٹ کی شفاعت یعنی سفارش کی ہے کہ ووٹر اس کی نمائندگی کی سفارش کرتا ہے۔ اس سفارش کے بارے میں قرآن کریم کا یہ ارشاد ہر ووٹر کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جو شخص اچھی سفارش کرتا ہے اس میں اس کو بھی حصہ ملتا ہے اور بری سفارش کرتا ہے تو اس کی برائی میں اس کا بھی حصہ لگتا ہے۔ اچھی سفارش یہی ہے کہ قابل اور دیانت داری آدمی کی سفارش کرے جو خلق خدا کے حقوق صحیح طور پر ادا کرے اور بری سفارش یہ ہے کہ نااہل' نالائق' فاسق' ظالم کی سفارش کر کے اس کو خلق خدا پر مسلط کرے۔ اس سے معلوم ہوتا کہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہونے والا امیدوار اپنے پنج سالہ دور میں جو نیک یا بد عمل کرے گا ہم اس کے شریک سمجھے جائیں گے۔

ووٹر کی ایک تیسری حیثیت وکالت کی ہے کہ ووٹ دینے والا اس امیدوار کو اپنا نمائندہ اور وکیل بناتا ہے لیکن اگر یہ وکالت اس کے کسی شخصی حق کے متعلق ہوتی اور اس کا نفع نقصان صرف اس کی ذات کو پہنچتا اور اس کا یہ خود ذمہ دار ہوتا مگر یہاں ایسا نہیں کیونکہ یہ وکالت ایسے حقوق کے متعلق ہے جن میں اس کے ساتھ پوری قوم شریک ہے۔ اس لئے اگر کسی نااہل کو اپنی نمائندگی کے لئے ووٹ دیکر کامیاب بنایا تو پوری قوم کے حقوق کو پامال کرنے کا گناہ بھی اس کی گردن پر رہا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا ووٹ تین حیثیتیں رکھتا ہے۔ ایک شہادت دوسرے سفارش تیسرے حقوق مشترکہ میں وکالت' تینوں حیثیتوں میں جس طرح نیک' صالح' قابل آدمی کو ووٹ دینا موجب ثواب عظیم ہے اور اس کے ثمرات اس کو ملنے والے ہیں۔ اسی طرح نااہل یا غیر متدین شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت بھی ہے اور بری سفارش بھی اور ناجائز وکالت بھی اور اس کے تباہ کن ثمرات بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھے جائیں گے۔

ضروری تنبیہہ

مذکورۃ الصدر بیان میں جس طرح قرآن و سنت کی رو سے یہ واضح ہوا کہ نااہل' ظالم' فاسق اور غلط آدمی کو ووٹ دینا گناہ عظیم ہے۔ اسی طرح ایک اچھے' نیک اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ثواب عظیم ہے بلکہ ایک فریضہ شرعی ہے۔ قرآن کریم نے جیسے جھوٹی شہادت کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح سچی شہادت کو واجب و لازم بھی فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط

اور دوسری جگہ ارشاد ہے کہ

کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ

ان دونوں آیات میں مسلمانوں پر فرض کیا ہے کہ سچی شہادت سے جان نہ چرائیں' اللہ کے لئے ادائیگی شہادت کے واسطے کھڑے ہو جائیں

تیسری جگہ سورۃ طلاق میں ارشاد:

"اللہ کے لئے سچی شہادت کو قائم کرو"

ایک آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ

"سچی شہادت کا چھپانا حرام اور گناہ ہے"

ارشاد ہے:

"شہادت کو نہ چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گناہ گار ہے۔"

ان تمام آیات نے مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد کردیا ہے کہ سچی گواہی سے جان نہ چرائیں۔ ضرور ادا کریں' آج جو خرابیاں انتخابات میں پیش آرہی ہیں ان کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نیک صالح حضرات عموماً" ووٹ دینے ہی سے گریز کرنے لگے جس کا لازمی نتیجہ وہ ہوا جو مشاہدہ میں آرہا ہے کہ ووٹ عموماً" ان لوگوں کے آتے ہیں جو چند ٹکوں میں خرید لئے جاتے ہیں اور ان لوگوں کے ووٹوں سے جو نمائندے پوری قوم پر مسلط ہوتے ہیں وہ ظاہر ہے کہ کس قماش اور کس کردار کے لوگ ہوں گے اس لئے جس حلقہ میں کوئی بھی امیدوار قابل اور نیک معلوم ہو اسے ووٹ دینے سے گریز کرنا بھی شرعاً" حرام اور پوری قوم و ملت پر ظلم کا مترادف ہے اور اگر کسی حلقہ میں کوئی بھی امیدوار صحیح معنی میں قابل اور دیانت دار نہ ہو مگر ان میں سے کوئی ایک صلاحیت کار اور خدا ترسی کے اصول پر دوسروں کی نسبت سے غنیمت ہو تو تقلیل شر اور تقلیل ظلم کی نیت سے اس کو بھی ووٹ دینا جائز بلکہ مستحسن ہے جیسا کہ نجاست کے پورے ازالہ پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں تقلیل نجاست کو اور پورے ظلم کو دفع نہ کرنے کا اختیار نہ ہونے کی صورت میں ظلم کو فقہاءؒ نے تجویز فرمایا ہے۔

مختصر یہ کہ انتخابات میں ووٹ کی شرعی حیثیت کم از کم ایک شہادت کی ہے جس کا چھپانا بھی حرام ہے اور اس میں جھوٹ بولنا بھی حرام اس پر کوئی معاوضہ لینا بھی حرام' اس میں محض ایک سیاسی ہار جیت اور دنیا کا کھیل سمجھنا بڑی بھاری غلطی ہے۔ آپ جس امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں شرعاً" آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ شخص اپنے نظریئے اور علم و عمل اور دیانتداری کی رو سے اس کام کا اہل اور دوسرے امیدواروں سے بہتر ہے۔ جس کام کے لئے یہ انتخابات ہو رہے ہیں اس حقیقت کو سامنے رکھیں تو اس سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ا۔ آپ کے ووٹ اور شہادت کے ذریعے جو

باقی ص۴۰ پر

روزہ فرض

میرا ذاتی تجربہ

لائقِ غور و فکر

رمضان المبارک رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے اس کی اہمیت اور افادیت مسلم ہے۔ اس ماہ مبارک کی مناسبت سے جناب حکیم محمد سعید (ہمدرد) نے خود اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر ایک لائق غور و فکر مضمون تحریر کیا ہے جو ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

سال گزشتہ ماہ رمضان المبارک ہمیشہ کی طرح بہ ہر اعتبار باعث رحمت و برکت تھا۔ نزول و تکمیل قرآن حکیم کا یہ ماہ مبارک عالم اسلام کے لئے من حیث المجموع برکات کا پیغام لاتا ہے اور رحمتوں کی فراوانیاں اس کی خصوصیت ہے۔ فطرت انسانی کے سارے جوہر بیدار ہو جاتے ہیں اور ہر انسان کہ جو عبادت روزہ سے سرشار ہوتا ہے طمانیت قلب سے سرفراز ہوتا ہے۔

ایک نہایت دلچسپ' نہایت درجہ قابل غور یہ حقیقت ہے کہ خوش خوراک اور پر خور انسان اپنی ذہنی توانائیوں سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ کند ذہن ہو جاتا ہے۔ میرا انداز فکر یہ ہے کہ پر خور انسان وہی ہوتا ہے کہ جس کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور ذہن جس کا ماؤف ہوتا ہے۔ ذرا اس حقیقت پر اس طرح غور کرنا چاہئے کہ مثلاً" آپ نے ایک لقمہ شیریں نوش جان فرمایا آپ نے لذیذ نانتان کے ساتھ لذیذ قورمہ تناول فرمایا۔ تو کیا یہ ایک لقمہ کافی نہیں؟ اگر آپ اس کا ذائقہ یاد رکھیں تو دوسرا لقمہ یا متعدد لقمے کھانے کی ضرورت کیا ہے! ہر بار ذائقہ تو وہی رہے گا! ذائقہ اور لذت وہی رہتی ہے مگر آپ کھا کر ہر بار بھول جاتے ہیں!

زندگی کے شب و روز موجب درس ہیں اور حیات مستعار کے لیل و نہار اس حقیقت کی طرف آپ کو متوجہ کرتے ہیں کہ اس عالم فانی میں انسان کو زندہ رہنے کے لئے غذا نوش جان کرنی چاہئے۔ کھانے اور کھائے جانے کے لئے زندہ رہنے کا انداز فکر یقیناً" روح پرور نہیں ہو سکتا زندہ رہنے کے لئے تناول اشیائے غذائی عین ثواب ہے' عین اعتراف سائنس ہے' عین اتباع رسول اکرم صلی

حکیم محمد سعید

اللہ علیہ وسلم۔

اب میں اپنا ذاتی تجربہ بتاتا ہوں۔ سال گزشتہ پورے ماہ رمضان المبارک میں بجز ایک یوم میں نے پورے مہینے ترک غذائے متنوع کیا۔ پورے مہینے میں نے نہ گوشت کھایا' نہ چاول کھائے اور نہ گیہوں کھایا۔ کوئی سبزی ترکاری نہیں کھائی' کوئی دہی بڑا پکوڑا نہیں کھایا۔ ایک دن بھی میں نے قورمہ نوش جاں کیا نہ نانتان' اور نہ شیرمال اور نہ روٹی' نہ پلاؤ اور نہ بریانی' نہ چٹنی نہ اچار' پھر کیا کھایا؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ میں نے پورے ماہ رمضان المبارک میں ابلی ہوئی نمکین چنے کی دال' کھجوریں اور بہ قدر ضرورت دودھ استعمال کیا۔ ابلی ہوئی چنے کی دال میں چند کھجوریں توڑ کر ڈالیں اوپر سے دودھ ڈالا' افطار و سحر یہ میری من بھاتی غذا تھی۔ پورے مہینے' چنے کی دال پاکستان کے دوست کاشت کار نے پیدا کی۔ کھجوریں اندرون سندھ کی نہایت اچھی پیداوار ہے۔ دودھ درآمد کردہ نہ تھا' اس لئے کہ اس کے دودھ ہونے میں اور حلال ہونے میں شبہ ہے۔ دودھ پاکستان کی خوبصورت گائے نے دیا تھا۔ وہ گائے جسے ہم روزانہ ذبح کر کے کھا جاتے ہیں اور دودھ باہر سے منگواتے ہیں!

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پورا رمضان المبارک بہ عافیت تمام گزرا۔ ایک دن بھی تہجد ہاتھ سے نہ گئی' کوئی ایک نماز قضا نہ ہوئی' کوئی ایک تراویح ادا ہونے سے نہ رہی' پورے مہینے کی شام ورزش کے لئے ٹینس جاری رہی۔ کسی ایک دن ہاضمہ خراب نہ ہوا۔ پورا مہینہ چاق و چوبند رہا۔ کاہلی اور سستی قریب نہ آئی۔

عید کی صبح آئی۔ میں نے اپنی نواسی ماہم (ماہ نیم ماہ) سے کہا: ماہم ذرا وزن کرنے کی مشین لاؤ۔ دیکھتا ہوں کہ وزن دس پاؤنڈ کم ہوا یا بارہ۔ مشین پر کھڑا ہوا۔ حیرت انگیز طور پر معلوم ہوا کہ ساڑھے چھے پاؤنڈ وزن بڑھ گیا ہے۔

میرے ہم وطنو! اب آپ غور فرمایئے کہ آپ کو کیا کرنا چاہئے' میں آپ سے اپنا تجربہ دہرانے کے لئے نہیں کہتا۔ مگر صرف اس قدر کہتا ہوں کہ روح روزہ و رمضان یہ ہے کہ انسان تقلیل غذا کرے۔ اپنے اندرون کو خالی رکھے تاکہ

نور معرفت نظر آئے۔ لقمہ حلال کے وقت یہ خیال ذہن سے مارو انہ ہو کہ پاکستان میں لکھو کھا غریب فاقے کرتے ہیں۔ کھاتے وقت یہ بات ذہن میں موجود ہو کہ ہم مقروض ہیں اور ہماری غذائی اشیاء مثلاً" چائے' دودھ' گیہوں' گوشت' آلو پیاز' ٹماٹر' والیں درآمد کرنے پر ارب ہا روپے خرچ ہو رہا ہے۔ ہمیں قرض دے کر اقوام غیر' طاغوتی طاقتیں' یہود و نصاریٰ' ہماری گردنوں میں غلامیوں کے طوق لٹکا رہے ہیں۔ ہماری خودی اور خودداریاں چھین رہے ہیں۔ ہماری عزت و ناموس کو تباہ کر رہے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس ماہ رمضان المبارک کو پاکستان کے لئے مبارک فرمائیں اور آپ کے لئے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہوں۔ میرے عظیم نونہالوں اور نوجوانوں پر رحمتوں کی بارشیں ہوں۔ ہم ایثار کرکے قرضوں سے نجات حاصل کریں۔ ہم غلامیوں کے طوق اتار کر پھینک دیں۔ آزادی کی روح پرور فضاؤں میں سانس لیں۔

بقیہ: شرعی حیثیت

نمائندہ کسی اسمبلی میں پہنچے گا وہ اس سلسلہ میں جتنے اچھے یا برے اقدامات کرے گا ان کی ذمہ داری آپ پر عائد ہوگی۔ آپ بھی اس کے ثواب یا عذاب میں برابر کے شریک ہوں گے۔

۲- اس معاملہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ شخصی معاملات میں کوئی غلطی بھی ہو جائے تو اس کا اثر بھی شخصی اور محدود ہوتا ہے' ثواب بھی عذاب بھی محدود۔ قومی اور ملکی معاملات سے پوری قوم متاثر ہوتی ہے اس کا ادنیٰ نقصان بھی بعض اوقات پوری قوم کی تباہی کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لئے اس کا ثواب و عذاب بھی بہت بڑا ہے۔

۳- سچی شہادت کا چھپانا از روئے قرآن حرام ہے اس لئے آپ کے حلقہ انتخاب میں اگر کوئی صحیح نظریہ کا حامل اور دیانتدار نمائندہ کھڑا ہے تو اس کو ووٹ دینے میں کوتاہی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۴- جو امیدوار نظریہ اسلامی کے خلاف کوئی نظریہ رکھتا ہے۔ اس کو ووٹ دینا ایک جھوٹی شہادت ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔

۵- ووٹ کو پیسوں کے معاوضے میں دینا بدترین قسم کی رشوت ہے اور چند ٹکوں کی خاطر اسلام اور ملک سے بغاوت ہے۔ دوسروں کی دنیا سنوارنے کے لئے اپنا دین قربان کر دینا خواہ کتنے ہی مال و دولت کے بدلے میں ہو کوئی دانشمندی نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص سب سے زیادہ خسارے میں ہے جو دوسرے کی دنیا کے لئے اپنا دین کھو بیٹھے گا۔

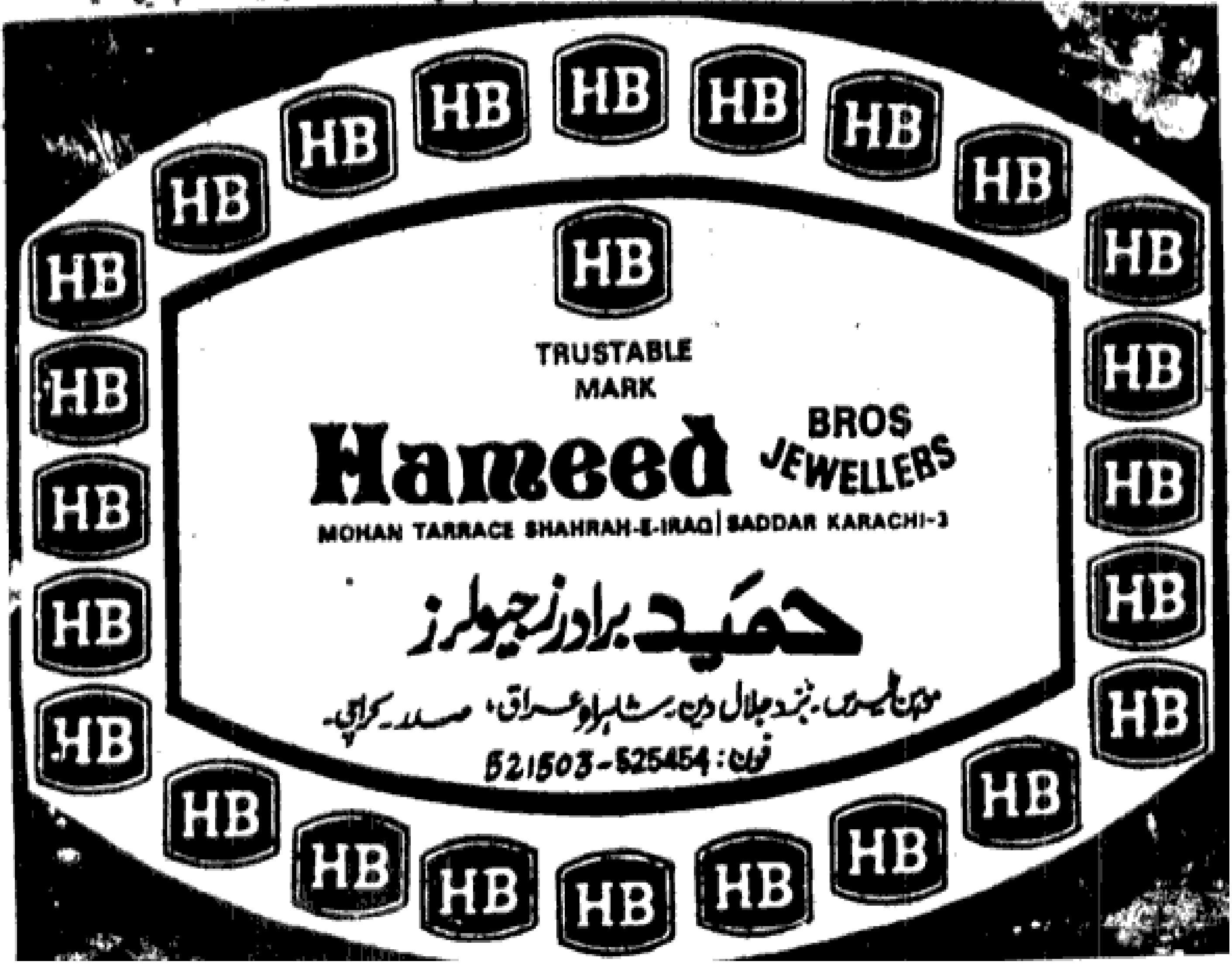

رمضان اور روزہ کا مقصد

مولانا محمد اشرف کھوکھر

یہ کارخانہ کائنات رنگارنگ عجائبات سے معمور ہے' یہ کرہ ارض اور یہ عالم رنگ و بو اللہ رب العزت کی صفات ربوبیت کا مظہر ہے۔ اس کائنات کا ہر ذرہ اپنے خالق و مالک کی ربوبیت کی گواہی دیتے ہوئے انسان کو غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کررہا ہے۔

اللہ رب العزت نے انسان کو خلافت ربانی کی خدمت سے سرفراز فرمایا اس لئے اس کی تخلیق سے پہلے اس کے جسم و روح کی بقاء' نشوونما اور بالیدگی کا انتظام فرمایا چنانچہ کائنات کو وجود بخشا فرش خاکی کو بستر بنایا' آسمان کی نیلگوں بے چھید چھت بنائی' شمس و قمر کو ضیاء بخشی' کوہساروں اور دریاؤں کو اسی کے کام میں لگایا' غرض اس کے مادی منافع اور راحت جسم و جاں کے لئے ہر آسائش بہم پہنچائی چونکہ انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے لہذا ناممکن تھا کہ انسان کے جسم کی بالیدگی و نشوونما کا انتظام ہو اور انسان کی "روح" کی تربیت اور نشوونما کے لئے سامان ہدایت خالق کائنات کی طرف سے نہ آتا جبکہ جوہر انسانیت یہی روح انسان ہے۔

روح اور جسم کا یہ مجموعہ انسان ہے' روح انسان کو اپنے مرکز کی طرف کھینچتی ہے کثیف اور ثقیل مادیت سے بھرپور ماحول سے بغاوت پر اکساتی ہے اور کائنات کی لامحدود وسعتوں میں پرواز کرنے پر ابھارتی ہے' وہ نفس کو خواہشات کے فرسودہ طریقہ سے الگ کرنے کے لئے بے قرار رہتی ہے تاکہ نفس کی صفائی ہو' سکون قلب میسر آئے جبکہ جسم ان تمام تقاضوں اور اپنی خواہشات کو پورا کرنے پر تمام تر توانائیاں صرف کردیتا ہے۔ روح اور جسم کی یہ کشمکش روز ازل سے جاری و ساری ہے کبھی روح کو غلبہ حاصل ہوجاتا ہے تو انسان تعلق مع الخلق سے دستبردار ہوکر رہبانیت اختیار کرلیتا ہے اور اپنا منصب خلافت تک بھلا دیتا ہے۔ اور کبھی جسم کو غلبہ حاصل ہوتا ہے تو وہ حیوانوں سے بدتر ہوجاتا ہے اور اپنا مقصد وجود ہی فراموش کربیٹھتا ہے' اور اس کی تمام تر جدوجہد اپنی خواہشات کی تکمیل میں صرف ہوتی ہے وہ نفس اور شکم کا بندہ بن جاتا ہے اور شریعت کی ہر بندش اور روحانیت کی ہر گرفت سے آزاد ہوکر "مادہ" اور "معدہ" پرستی کے تیز دھارے میں بہنے لگتا ہے مگر اسلام نے جو دین فطرت ہے ان دونوں طریقوں کو غلط قرار دیا وہ رہبانیت کے بھی خلاف ہے اور نری مادہ پرستی کے بھی' اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اس دنیا کے خزانوں اور دفینوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر ایک محدود دائرے کے اندر رہ کر' اپنے اخلاق اور روحانیت کے جذبے کو کبھی افسردہ اور مردہ نہ ہونے دو' تمام انبیاء علیہم السلام نے اسی کے لئے جدوجہد کی۔ جب بھی انسانیت انتہاپسندانہ' مادیت اور حیوانیت کی زد میں آکر ہلاک ہونے کے قریب ہوئی خالق کائنات نے پیغمبران حق کو مبعوث فرماکر انسانیت کو ہلاکت سے بچالیا۔ انبیاء علیہم السلام آتے رہے آخر میں سرور انبیاء رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو تاقیامت تمام بنی نوع انسان کی دونوں جہان کی کامیابی اور کامرانی کے لئے مبعوث فرمایا "وما ارسلنک الا کافۃ الناس بشیرا ونذیرا○"

امت مسلمہ کے لئے دو دن یادگار ہیں ایک وہ جب گلشن ہستی میں بہار آئی خاتم الانبیاء محبوب کبریا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی دوسرا وہ دن جب رمضان المبارک میں امت مسلمہ کو قرآن مجید کی صورت میں قانون رشد و ہدایت عطا ہوا یعنی قرآن مجید رمضان المبارک میں نازل ہوا۔ ترجمہ "ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو ہدایت ہے لوگوں کے لئے اور اس میں کھلے دلائل ہیں ہدایت اور حق و باطل میں امتیاز کے"۔ (سورہ البقرہ)

رمضان المبارک وہ مقدس مہینہ ہے جس میں امت مسلمہ پر روزے فرض کئے گئے ہیں اور اس ماہ مقدس میں قرآن مجید کی صورت میں قانون حیات عطا ہوا جس کی روشنی میں زندگی نے اپنے خدوخال درست کئے اور ایک طویل رات کے بعد انسانیت کی صبح صادق طلوع ہوئی' گلشن ہستی میں بہار آئی خزاں رسیدہ دل ایک بار پھر کھل اٹھے۔ نسخہ کیمیا (قرآن مجید) نے کفر پر پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے انسانوں کو اپنی جگہ سے ہٹاکر راہ ہدی دکھائی' قلوب بنی آدم کی زمینوں کو پھاڑ کر معرفت الہی کے چشمے جاری کردیئے۔ وصول الی اللہ کے راستے برسوں کی جگہ منٹوں میں طے کرادیئے' مردہ قوموں اور دلوں میں ابدی زندگی کی روح پھونک دی' خودساختہ رسوم و قیود میں جکڑی ہوئی انسانیت نے بھولا ہوا سبق یاد

رمضان المبارک ایمان کی فصل بہاراں .... یہ عظمتوں' برکتوں' محبتوں' مروتوں اور سخاوت کا مہینہ ہے

کیا اور رسوم و قیود کی زنجیریں کٹ گئیں اور پھر انسان کو آزاد فضا میں سانس لینے کا موقع ملا۔

قرآن مجید کو رمضان المبارک کے ساتھ خصوصی نسبت حاصل ہے اور جو مقصد روزہ کا ہے وہی قرآن مجید کا بھی ہے' اس لئے اس ماہ مقدس میں قرآن مجید کی تلاوت بکثرت کی جاتی ہے' گھر اور مساجد تلاوت قرآن سے معمور ہوتے ہیں۔ اس ماہ مقدس کی تجلیات خاتم الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو بہار کی ہوا سے بھی زیادہ سخی بنادیتی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں سب سے زیادہ سخی ہوجاتے تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باد بہاری (بہار کی ہوا) سے زیادہ خلق اللہ کی نفع رسانی میں (زیادہ) سخی تھے"۔ (فتح الباری)

❑ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں "قرآن مجید کا دور آپؐ میں غناء نفسی زیادہ کردیا کرتا تھا اور غناء نفسی ہی جود و سخا کا سبب ہوتا ہے علاوہ ازیں رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی خیر رسانی کا زمانہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بندوں پر اس مہینے میں بہت زیادہ ہوتی ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا اتباع کرتے تھے غرض یہ سب چیزیں آپ ﷺ کو سخی سے سخی تر بنادیتی تھیں۔"

❑ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوسری روایت میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کردیئے جاتے ہیں"۔ (بخاری و مسلم)

❑ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں' اس میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک رات رکھی گئی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا"۔ (احمد' نسائی و مشکوٰۃ)

❑ شعبان کا آخری دن تھا' کچھ ساعتوں بعد ہلال نو نمودار ہوکر نئے ماہ کی آمد کا اعلان کرنے والا تھا' رشد و ہدایت کے چمکتے ستارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ماہتاب رسالت' کے اردگرد حلقہ بنائے اس طرح جلوہ افروز تھے جیسے چاند کے گرد روشنی کا "ہالہ" رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں پر شفقت کی نظر ڈالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ آج رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر غیر معمولی خوشی کے آثار نمودار تھے جیسے کوئی گرانمایہ چیز ہاتھ لگنے والی ہو۔ آپ ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے حکمت کے سوتے ابلنے لگے فرمایا: لوگو! تم پر ایک عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزے کو فرض قرار دیا اور رات کی عبادت "تراویح" کو باعث اجر و ثواب بنایا۔ اس ماہ مبارک میں جو نفلی عبادت سے قرب خداوند کا طالب ہو اس کے لئے فرض عبادت کا ثواب ہے اور ایک فرض کا ادا کرنا ستر فرضوں کے برابر ہے ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے' اس ماہ مبارک میں مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔ ایک روزہ دار کو روزہ افطار کرانے والے کے لئے گناہوں کی معافی اور آگ سے خلاصی کی بشارت ہے اور اس روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی (ہر ایک کو یہ وسعت کہاں حاصل کہ وہ دوسروں کو بھی پیٹ بھر کے کھانا کھلائے اس کے پاس خود کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو کیا یہ اس ثواب سے محروم رہے گا؟ اس سے پریشان ہوکر صحابہؓ نے پوچھا) یارسول اللہ (ﷺ) ہم میں سے ہر ایک تو اتنی وسعت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پیٹ بھر کر کھلانا ضروری نہیں ایک گھونٹ لسی کا یا پانی کا پلادو اس پر بھی یہ اجر و ثواب مرحمت فرمایا جائے گا۔ یہ مہینہ ایسا ہے جس کا اول حصہ رحمت ہے' درمیانہ حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے۔ جو شخص اس ماہ مقدس میں اپنے غلام (نوکر یا مزدور) کا بوجھ ہلکا کردے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اسے آزادی جہنم کا پروانہ عطا کرے گا' اس میں چار چیزیں خوب کثرت سے کرو' ان میں سے دو ایسی ہیں جن سے اپنے رب کی خوشنودی حاصل کروگے ایک کلمہ طیبہ کی کثرت دوسرا کثرت استغفار اور دو چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ایک جنت کی طلب دوسری جہنم سے پناہ اور جو کوئی کسی روزے دار کو پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن میرے حوض سے پانی پلائے گا جس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (بیہقی)

ایک طویل حدیث حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے جس میں رمضان المبارک اور روزے کے فضائل مذکور ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ " رمضان آچکا ہے اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے

ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو"۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوگی تو کب ہوگی؟ جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے والے کے لئے شدید وعید آئی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر ایک دن بھی رمضان کا روزہ ترک کرے تو چاہئے غیر رمضان میں تمام عمر روزے رکھے تو رمضان کے روزے کا بدل نہیں ہو سکتا"۔ (بخاری' ابوداؤد' ترمذی)

❑ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "جس نے ایمان کے جذبے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگی"۔ (بخاری' مسلم' مشکوۃ)

رمضان المبارک اور روزے کے فضائل کے بارے میں ایک وسیع ذخیرہ احادیث موجود ہے خوف طوالت کے پیش نظر اسی پر اکتفا کرتے ہوئے اب اکابرین امت سے روزہ کا مقصد پوچھتے ہیں:

❑ امام غزالیؒ روزے کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ : "روزہ کا مقصد یہ ہے کہ اخلاق الٰہیہ میں سے ایک خلق کا پرتو (انسان) اپنے اندر پیدا کرے جسے صمدیت کہتے ہیں وہ ایک حد تک فرشتوں کی تقلید کرتے ہوئے خواہشات نفسانی سے دست کش ہوجائے کیونکہ فرشتے بھی خواہشات نفسانی سے پاک ہیں"۔ (احیاء العلوم)

❑ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں : "روزہ سے مقصود یہ ہے کہ انسان خواہشات' عادات کے شکنجہ سے نفس آزاد ہو اس کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو اور وہ اس کے ذریعے سعادت ابدی کے گوہر مقصود تک رسائی حاصل کر سکے۔ بھوک اور پیاس سے اس کے ہوس کی تیزی اور شہوت کی حدت میں تخفیف پیدا ہو اور یہ بات یاد آئے کہ کتنے مسکین ہیں جو نان شبینہ کے محتاج ہیں' وہ شیطان کے راستوں کو تنگ کردے اور اعضاء و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہو"۔ (زادالمعاد)

ہمارے مشاہدے کی بات ہے کہ بعض موسموں کو بعض چیزوں سے مناسبت ہوتی ہے جب وہ موسم آتا ہے تو ان چیزوں میں فراوانی نظر آتی ہے' بہار کا موسم جب آتا ہے تو ہر طرف روئیدگی ہی روئیدگی نظر آتی ہے تاحد نگاہ سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے' وہ درخت جو کل تک خزاں رسیدہ تھے بہار کا موسم آتے ہی سبز خلعت پہن کر جوان ہوجاتے ہیں' زمین جو آفتاب کی تمازت سے اپنی صلاحیت کھو بیٹھتی ہیں موسم بہار کا آغاز ہوتے ہی اس میں صلاحیت لوٹ آتی ہے' دانے بکھیر دیجئے چند دنوں میں سرسبز و شاداب پودے نظر آئیں گے۔

رمضان کا مہینہ بھی اللہ رب العزت کی جودو سخا کا مہینہ' عظمتوں' برکتوں' محبتوں اور مرتوں کا مہینہ ہے اللہ رب العزت کی رحمت بارش کی طرح برس رہی ہے' ہر گھر اور ہر مسجد میں لحن داؤدی کلام پاکیزہ سے دلوں کو گرما رہا ہے۔ صبح و شام حفاظ کے سینوں سے کلام الٰہی کا بلوریں چشمہ ابل رہا ہے اور خوش قسمت لوگوں کی سماعت اس صاف و شفاف اور شیریں چشمے سے فیضیاب ہو رہی ہے۔

آیئے ہم بھی اس فصل بہاراں سے فائدہ اٹھائیں' اپنے خالق و مالک کی رحمتوں اور برکتوں کے سائے میں پناہ لے کر دارین کی فوز و فلاح کو سمیٹ لیں اور رات کے پچھلے پہر میں سحری سے قبل اپنے خلق و مالک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر آگ سے بچنے کا سامان مہیا کرلیں۔

مزرع عالم کو سینچو جیدوجہد کی بارش سے
کہ جو بیج عمل کا بوتا ہے پھل راحت کا پاتا ہے
ہر رات کے پچھلے پہر میں کچھ دولت لٹتی ہوتی ہے
جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے جو جاگتا ہے وہ پاتا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بھائی محمد امین (امیر تبلیغی جماعت) کی رحلت

انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۲ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ بروز اتوار تبلیغی جماعت کراچی کے محمد امین صاحب اس دارفانی سے دارالبقاء کی طرف تشریف لے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بھائی محمد امین صاحب دہلی کی تاجر برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ جوانی ہی سے تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوگئے اور حضرت مولانا محمد الیاس رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مولانا محمد یوسف رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا انعام الحسن رحمتہ اللہ علیہ کی رہنمائی میں تبلیغی کام میں اپنی زندگی لگائی ہوئی تھی۔ دنیا کے اکثر علاقوں میں تبلیغ دین کے لئے سفر کیا۔ گزشتہ کئی سال سے تبلیغی جماعت کے امیر تھے۔ آپ کی رحلت عام مسلمانوں کے لئے عموماً اور تبلیغی جماعت کے حضرات کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ بھائی امین صاحب کے تمام صاحبزادے مفتی شاہد' مولانا محمد زبیر مرحوم مولانا خالد امین' مولانا محمد ہارون امین وغیرہ۔ تمام کے تمام علماء دین اور تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں اور اپنے والد محترم کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھائی محمد امین صاحب کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام احباب بھائی امین صاحب کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔ (ادارہ)

رمضان المبارک کے مُطالبات

مولانا مفتی تقی عثمانی

گزشتہ سے پیوستہ

'اور

جن کاموں کو رمضان کے بعد تک موخر کرسکتا ہے۔ ان کو موخر کرے' اور رمضان کے زیادہ سے زیادہ اوقات کو عبادت میں لگانے کی فکر کرے۔ میرے نزدیک استقبال رمضان کا صحیح طریقہ یہی ہے۔ اگر یہ کام کرلیا تو انشاء اللہ رمضان المبارک کی صحیح روح اور اس کے انوار و برکات حاصل ہوں گے .... ورنہ یہ ہوگا کہ رمضان المبارک آئے گا اور چلا جائے گا' اور اس سے صحیح طور پر فائدہ ہم نہیں اٹھاسکیں گے۔

روزہ اور تراویح سے ایک قدم آگے

جب رمضان المبارک کو دوسرے مشاغل سے فارغ کرلیا' تو اب اس فارغ وقت کو کس کام میں صرف کرے؟ جہاں تک روزوں کا تعلق ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور جہاں تک تراویح کا معاملہ ہے۔ اس سے بھی ہر شخص واقف ہے لیکن ایک پہلو کی طرف خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

وہ یہ کہ الحمدللہ جس شخص کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہے' اس کے دل میں رمضان المبارک کا ایک احترام اور اس کا تقدس ہوتا ہے' جس کی وجہ سے اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس ماہ مبارک میں اللہ کی عبادت کچھ زیادہ کرے' اور کچھ نوافل زیادہ پڑھے۔ جو لوگ عام دنوں میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آنے سے کتراتے ہیں' وہ لوگ بھی تراویح جیسی لمبی نماز میں بھی روزانہ شریک ہوتے ہیں۔ یہ سب الحمدللہ اس ماہ کی برکت ہے کہ لوگ عبادت میں' نماز میں' ذکرواذکار اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے ہیں۔

ایک مہینہ اس طرح گزارلو

لیکن ان سب نفلی نمازوں' نفلی عبادات' نفلی ذکر و اذکار' اور نفلی تلاوت قرآن کریم سے زیادہ مقدم ایک اور چیز ہے۔ جس کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے' وہ یہ ہے کہ اس مہینے کو گناہوں سے پاک کرکے گزارنا کہ اس ماہ میں ہم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔ اس مبارک مہینے میں آنکھ نہ بہکے' نظر غلط جگہ پر نہ پڑے' کان غلط چیز نہ سنیں' زبان سے کوئی غلط کلمہ نہ نکلے' اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی معصیت سے مکمل اجتناب ہو' یہ مبارک مہینہ اگر اس طرح گزار لیا' پھر چاہے ایک نفلی رکعت نہ پڑھی ہو' اور تلاوت زیادہ نہ کی ہو' اور نہ ذکر و اذکار کیا ہو۔ لیکن گناہوں سے بچتے ہوئے اللہ کی معصیت اور نافرمانی سے بچتے ہوئے یہ مہینہ گزار دیا تو آپ قابل مبارک باد ہیں۔ اور یہ مہینہ آپ کے لئے مبارک ہے۔ گیارہ مہینے تک ہر قسم کے کام میں مبتلا رہتے ہیں اور یہ اللہ تبارک کا ایک مہینہ آرہا ہے۔ کم از کم اس کو تو گناہوں سے پاک کرلو۔ اس میں تو اللہ کی نافرمانی نہ کرو' اس میں تو کم از کم جھوٹ نہ بولو۔ اس میں تو غیبت نہ کرو' اس میں تو بدنگاہی کے اندر مبتلا نہ ہو۔ اس مبارک مہینے میں تو کانوں کو غلط جگہ پر استعمال نہ کرو۔ اس میں تو رشوت نہ کھاؤ' اس میں سود نہ کھاؤ' کم از کم یہ ایک مہینہ اس طرح گزارلو۔

یہ کیسا روزہ ہوا؟

اس لئے کہ آپ روزے تو ماشاء اللہ بڑے ذوق و شوق سے رکھ رہے ہیں' لیکن روزے کے کیا معنی ہیں؟ روزے کے معنی یہ ہیں کہ کھانے سے اجتناب کرنا' پینے سے اجتناب اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے اجتناب کرنا' روزے میں ان تینوں چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ تینوں چیزیں ایسی ہیں جو فی نفسہ حلال ہیں' کھانا حلال' پینا حلال اور جائز طریقے سے زوجین کا نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنا حلال' اب روزے کے دوران آپ ان حلال چیزوں سے تو پرہیز کر رہے ہیں۔ نہ کھارہے ہیں اور نہ پی رہے ہیں۔ لیکن جو چیزیں پہلے سے حرام تھیں' مثلاً" جھوٹ بولنا' غیبت کرنا' بدنگاہی کرنا' جو ہر حال میں حرام تھیں اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ روزہ رکھا ہوا ہے اور غیبت کر رہے ہیں' روزہ رکھا ہوا ہے۔ اور بدنگاہی کر رہے ہیں' اور روزہ رکھا ہوا ہے۔ لیکن وقت پاس کرنے کے لئے گندی گندی فلمیں دیکھ رہے ہیں' یہ کیا روزہ ہوا؟ کہ حلال چیز تو چھوڑ دی اور حرام چیز نہیں چھوڑی۔ اس لئے حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو مجھے اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔ اس لئے جب جھوٹ بولنا نہیں چھوڑا جو پہلے سے حرام تھا۔ تو کھانا چھوڑ کر اس نے کونسا بڑا عمل کیا۔

روزہ کا ثواب ملیامیٹ ہوگیا

اگرچہ فقہی اعتبار سے روزہ درست ہوگیا۔ اگر کسی مفتی سے پوچھوگے کہ میں نے روزہ بھی رکھا تھا اور جھوٹ بھی بولا تھا؟ تو وہ مفتی یہی جواب دے گا کہ روزہ درست ہوگیا۔ اس کی قضا

واجب نہیں۔ لیکن اس کی قضا واجب نہ ہونے کے باوجود اس روزے کا ثواب اور برکات ملیا میٹ ہوگئیں' اس واسطے کہ تم نے اس روزے کی روح حاصل نہیں کی۔

روزہ کا مقصد تقویٰ کی شمع روشن کرنا

میں نے آپ کے سامنے جو یہ آیت تلاوت کی کہ:

یا ایھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقونO (البقرہ)

اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے پچھلی امتوں پر فرض کیے گئے۔ کیوں روزے فرض کیے گئے؟ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو' یعنی روزہ اصل میں اس لئے تمہارے ذمہ فرض کیا گیا' تاکہ اس کے ذریعہ تمہارے دل میں تقویٰ کی شمع روشن ہو۔ روزے سے تقویٰ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

روزہ تقویٰ کی سیڑھی ہے

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ روزے سے تقویٰ اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ روزہ انسان کی قوت حیوانیہ اور قوت بہیمیہ کو توڑتا ہے' جب آدمی بھوکا رہے گا تو اس کی وجہ سے اس کی حیوانی خواہشات اور حیوانی تقاضے کچلے جائیں گے' جس کے نتیجے میں گناہوں پر اقدام کرنے کا داعیہ اور جذبہ سست پڑ جائے گا۔

لیکن ہمارے حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ .... اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ .... نے فرمایا کہ صرف قوت بہیمیہ توڑنے کی بات نہیں ہے' بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ جب آدمی صحیح طریقے سے روزہ رکھے گا تو یہ روزہ خود تقویٰ کی ایک عظیم الشان سیڑھی ہے۔ اس لئے کہ تقویٰ کے کیا معنی ہیں؟ تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ جل جلالہ کی عظمت کے استحضار سے اس کا گناہوں سے بچنا' یعنی یہ سوچ کر کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں' اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں' اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اس تصور کے بعد جب انسان گناہوں کو چھوڑتا ہے تو اسی کا نام تقویٰ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وامامن خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی (سورۃ النازعات ۴۰)

یعنی جو شخص اس بات سے ڈرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ اور کھڑا ہونا ہے' اور اس کے نتیجے میں وہ اپنے آپ کو ہوائے نفس اور خواہشات سے روکتا ہے' یہی تقویٰ ہے۔

میرا مالک مجھے دیکھ رہا ہے

لہٰذا "روزہ" حصول تقویٰ کے لئے بہترین ٹریننگ اور بہترین تربیت ہے' جب روزہ رکھ لیا تو آدمی پھر کیسا ہی گناہگار' خطاء کار اور فاسق و فاجر ہو جیسا بھی ہو' لیکن روزہ رکھنے کے بعد اس کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ سخت گرمی کا دن ہے۔ اور سخت پیاس لگی ہوئی ہے' اور کمرہ میں اکیلا ہے۔ کوئی دوسرا پاس موجود نہیں' اور دروازے پر کنڈی لگی ہوئی ہے۔ اور کمرہ میں فرج موجود ہے' اور اس فرج میں ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ اس وقت انسان کا نفس یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اس شدید گرمی کے عالم میں ٹھنڈا پانی نکال کر پی لے۔

ہرگز نہیں پیئے گا۔ حالانکہ اگر وہ پانی پی لے تو کسی بھی انسان کو کانوں کان خبر نہ ہوگی' کوئی لعنت اور ملامت کرنے والا نہیں ہوگا۔ اور دنیا والوں کے سامنے وہ روزہ دار ہی رہے گا' اور شام کو باہر نکل کر آرام سے لوگوں کے ساتھ افطاری کھالے تو کسی شخص کو بھی پتہ نہیں چلتا ہے' کیوں نہیں پیتا؟ پانی نہ پینے کی اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں ہے کہ وہ یہ سوچتا ہے کہ اگرچہ کوئی مجھے نہیں دیکھ رہا ہے' لیکن میرا مالک جس کے لئے میں نے روزہ رکھا ہے' وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

میں ہی اس کا بدلہ دونگا

اسی لئے اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ:

الصوم لی وانا اجزی بہ (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی فضل الصوم حدیث نمبر ۷۶۴)

یعنی روزہ میرے لئے ہے۔ لہٰذا میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ اور اعمال کے بارے میں تو یہ فرمایا کہ کسی عمل کا دس گنا اجر' کسی عمل کا ستر گنا اجر' اور کسی عمل کا سوگنا اجر ہے۔ حتیٰ کہ صدقہ کا اجر سات سو گنا ہے' لیکن روزہ کے بارے میں فرمایا کہ روزے کا اجر میں دوں گا۔ کیونکہ روزہ اس نے صرف میرے لئے رکھا تھا۔ اس لئے کہ شدید گرمی کی وجہ سے جب حلق میں کانٹے لگ رہے ہیں' اور زبان پیاس سے خشک ہے۔ اور فرج میں ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ اور تنہائی ہے' اور کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے' اس کے باوجود میرا بندہ صرف اس لئے پانی نہیں پی رہا ہے کہ اس کے دل میں میرے سامنے کھڑا ہونے اور جواب دہی کا ڈر اور احساس ہے۔ اس احساس کا نام تقویٰ ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہوگیا تو تقویٰ بھی پیدا ہوگیا۔ لہٰذا تقویٰ روزے کی ایک شکل بھی ہے' اور اس کے حصول کی ایک سیڑھی بھی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے روزے اس لئے فرض کئے تاکہ تقویٰ کی عملی تربیت دیں۔

ورنہ یہ تربیتی کورس مکمل نہیں ہوگا

اور جب تم روزے کے ذریعہ یہ عملی تربیت حاصل کر رہے ہو' تو پھر اس کو اور ترقی دو' اور آگے بڑھاؤ' لہٰذا جس طرح روزے کی حالت میں شدت پیاس کے باوجود پانی پینے سے رک گئے تھے' اور اللہ کے خوف سے کھانا کھانے سے رک گئے تھے' اسی طرح جب کاروباری زندگی میں نکلو' اور وہاں پر اللہ کی معصیت اور نافرمانی کا تقاضہ اور داعیہ پیدا ہو تو یہاں بھی اللہ کے خوف سے اس معصیت سے رک جاؤ' لہٰذا ایک مہینے کے لئے ہم

تمہیں ایک تربیتی کورس سے گزار رہے ہیں' اور یہ تربیتی کورس اس وقت مکمل ہوگا جب کاروبار زندگی میں ہر موقع پر اس پر عمل کرو' ورنہ اس طرح یہ تربیتی کورس مکمل نہیں ہوگا کہ اللہ کے خوف سے پانی پینے سے تو رک گئے' اور جب کاروبار زندگی میں نکلے تو پھر آنکھ غلط جگہ پر پڑ رہی ہے' کان بھی غلط باتیں سن رہیں ہیں' زبان سے غلط باتیں نکل رہی ہیں۔ اس طرح تو یہ کورس مکمل نہیں ہوگا۔

روزہ کا ایئر کنڈیشنر لگا دیا' لیکن؟

جس طرح علاج ضروری ہے۔ اسی طرح پرہیز بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لئے رکھوایا' تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو' لیکن تقویٰ اس وقت پیدا ہوگا' جب اللہ کی نافرمانیوں اور معصیتوں سے پرہیز کرو گے۔ مثلاً" کمرہ ٹھنڈا کرنے کے لئے آپ نے اس میں ایئر کنڈیشنر لگایا' اور ایئر کنڈیشنر کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ پورے کمرے کو ٹھنڈا کردے' اب آپ نے اس کو آن کردیا' لیکن ساتھ ہی اس کمرے کی کھڑکیاں اور دروازے کھول دیئے۔ ادھر سے ٹھنڈک آرہی ہے' اور ادھر سے نکل رہی ہے۔ لہٰذا کمرہ ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ بالکل اس طرح یہ سوچئے کہ روزہ کا ایئر کنڈیشنر تو آپ نے لگا دیا لیکن ساتھ ہی دوسری طرف اللہ کی نافرمانی اور معصیتوں کے دروازے اور کھڑکیاں کھول دیں۔ اب بتایئے ایسے روزے سے کوئی فائدہ حاصل ہوگا؟

اصل مقصد "حکم کی اتباع"

اسی طرح روزے کے اندر یہ حکمت کہ اس کا مقصد قوت بہیمیہ توڑنا ہے۔ یہ بعد کی حکمت ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ ان کے حکم کی اتباع ہو' اور سارے دین کا مدار اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی اتباع ہے۔ وہ جب کہیں کہ کھاؤ' اس وقت کھانا دین ہے' اور جب وہ کہیں کہ مت کھاؤ اور اس وقت نہ کھائیں۔ اللہ نے اپنی اطاعت اور اپنی اتباع کا عجیب نظام بنایا ہے کہ سارا دن تو روزہ رکھنے کا حکم دیا' اور اس پر بڑا اجر و ثواب رکھا۔ لیکن ادھر آفتاب غروب ہوا' ادھر یہ حکم آگیا کہ اب جلدی افطار کرو' اور افطار میں جلدی کرنے کو مستحب قرار دیا' اور بلاوجہ افطار میں تاخیر کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ کیوں ناپسندیدہ ہے؟ اس لئے کہ جب آفتاب غروب ہوگیا تو اب ہمارا یہ حکم آگیا کہ کھاؤ اب بھی اگر نہیں کھاؤ گے۔ اور بھوکے رہو گے تو یہ بھوک کی حالت ہمیں پسند نہیں۔ اس لئے کہ اصل کام ہماری اتباع کرنا ہے' اپنا شوق پورا نہیں کرنا ہے۔

باقی آئندہ

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • وینس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ

PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعایت

سم۔ این آر ایونیو نزد جہانگیری پوسٹ آفس بلاک جی
برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

قسط نمبر۲

ایک منہ، دو زبانیں

محمد طاہر رزاق' لاہور

زبان نمبر۲ : حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور اس کا زندہ آسمان پر جانا اور اب تک زندہ رہنا اور پھر کسی وقت بمعہ جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پر تہمت ہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ' جلد پنجم ص ۲۳۰' مصنف مرزا قادیانی)

ان سے ضرور ملنا سلیقے کے لوگ ہیں
سر بھی قلم کریں گے بڑے احترام سے
(ناقل)

(۲۲) زبان نمبر۱ : حضرت مسیح .... قریباً دو گھنٹے تک صلیب پر رہے۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد دوم' ص ۴۹ مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : چند ہی منٹ گزرے تھے کہ مسیح کو صلیب پر سے اتار لیا۔ (ازالہ اوہام' ص ۳۸۰' مصنف مرزا قادیانی)

لٹ گیا وہ تیرے کوچے میں رکھا جس نے قدم
اس طرح کی بھی کہیں راہ زنی ہوتی ہے
(ناقل)

(۲۳) زبان نمبر۱ : قادیان طاعون سے اس لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ (دافع البلاء ص ۵' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : ایک دفعہ کسی قدر شدید طاعون قادیان میں ہوئی۔ (حقیقت الوحی ص ۲۳۲' مصنف مرزا قادیانی)

جھوٹ بولا ہے تو اس پر قائم بھی رہو ظفر
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہئے
(ناقل)

(۲۴) زبان نمبر۱ : میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤں گا۔ (البشریٰ جلد دوم' ص ۱۳۰' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : طاعون کے دنوں میں جب طاعون زور پر قادیان میں تھی میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہو گیا۔ (حقیقت الوحی ص ۸۴' مصنف مرزا قادیانی)

یہ وہ تلبیس ہے' ابلیس کو خود ناز ہے جس پر
(ناقل)

(۲۵) زبان نمبر۱ : قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا دور رہا مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔ (دافع البلاء ص ۵' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : جب صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تپ تیز ہوا اور سخت گھبراہٹ شروع ہو گئی اور دونوں طرف ران میں گلٹیاں نکل آئیں۔ (حقیقت الوحی' ص ۳۲۹ مصنف مرزا قادیانی)

چار سمت سے گھیرے ہوئے ہیں آدم خور
میرے خدا مجھے اپنی امان میں رکھنا
(ناقل)

(۲۶) زبان نمبر۱ : سچ تو یہ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ (ازالہ اوہام' ص ۴۷۳' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : حضرت عیسیٰ نے سری نگر کشمیر میں وفات پائی اور آپ کا مزار سری نگر محلّہ خان یار میں موجود ہے۔ (کشف الغطاء ص ۱۳' مصنف مرزا قادیانی)

اللہ رے اسیری بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا
(ناقل)

(۲۷) زبان نمبر۱ : حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ ۲' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : حضرت مریم صدیقہ کی قبر بیت المقدس کے بڑے گرجے میں ہے۔ (اتمام حجت' حاشیہ ص ۱۹ ص ۲۱' مصنف مرزا قادیانی)

الٰہی محفوظ رکھنا ہر بلا سے
خصوصاً" آج کل کے انبیاء سے
(ناقل)

(۲۸) زبان نمبر۱ : حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۹۷' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور وہ دنیا میں دوبارہ نہیں آئیں گے۔ (ازالہ اوہام' ص ۴۷۳' مصنف مرزا قادیانی)

ایسے بھی لوگ ہیں جنہیں پرکھا تو ان کی روح
بے پیرہن تھی جسم سراپا لباس تھا
(ناقل)

(۲۹) زبان نمبر۱ : عیسائیوں نے یسوع کے بہت سے معجزے لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم' حاشیہ ص ۶' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : اور صرف اس قدر سچ ہے کہ یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیسا کہ اور نبی دکھلاتے تھے۔ (ریویو' بابت ستمبر ۱۹۰۲ء مصنف مرزا قادیانی)

(۳۰) زبان نمبر۱ : میرے الہامات کی رو سے ہماری آباء اولین فارسی تھے۔ (کتاب البریہ ص ۱۳۵' مصنف مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ (نزول المسیح ص ۵۰' مصنف مرزا قادیانی)

بدگمانی ہو جس کو خود سے جمال
راستہ وہ بدلتا رہتا ہے
(ناقل)

(۳۱) زبان نمبرا : کرشن میں ہی ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۸۱' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : امین الملک جے سنگھ بہادر۔ (تذکرہ ص ۷۴۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

سجاتا رہتا ہوں کاغذ کے پھول پیڑوں پر
میں تتلیوں کو پریشان کرتا رہتا ہوں
(ناقل)

(۳۰) زبان نمبرا : الہام ہوا کہ تو فارسی جوان ہے۔ (تذکرہ ص ۶۳۴' مصنفہ مرزا قادیانی)

زبان نمبر۲ : بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے۔ (البشریٰ ص ۶۵ جلد ۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

تیرے محیط میں کوئی گوہر زندگی ہی نہیں
ڈھونڈ چکا میں موج موج دیکھ چکا صدف صدف
(ناقل)

قادیانیو! ذرا خالی الذہن ہو کر سوچو

کیا اس کردار کے لوگ نبی ہوتے ہیں؟

کیا اس گفتار کے لوگ رسول ہوتے ہیں؟

کیا اس معیار کے لوگ مہدی و مسیح ہوتے ہیں؟

کیا اس قماش کے لوگ ہادی اور راہنما ہوتے ہیں؟

کیا تم کسی ایسے جھوٹے کو دوست بنانا پسند کرو گے؟

کیا تم کسی ایسے تضاد بیان سے رشتہ ناتا کرنا پسند کرو گے؟

کیا تم کسی ایسے چکر باز کو معمولی سی رقم ادھار دینا پسند کرو گے؟

کیا تم کسی ایسے نوسرباز کی عدالت میں ضمانت دینا پسند کرو گے؟

خدارا! مرزا قادیانی کو منصب نبوت پر بٹھانے سے پہلے منصب نبوت کی عظمت و رفعت کو سمجھو اور اسے سمجھنے کے لئے سیرت الانبیاء اور بالخصوص سیرت سید الانبیاء ﷺ کا مطالعہ کرو۔

منصب نبوت انسانی ترقی و کمال کا آخری زینہ ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر نبوت انسانیت کی معراج ہوتی ہے۔ نبی اپنے وقت میں ہر لحاظ سے سب سے بہترین انسان ہوتا ہے۔ انسانی خوبیوں اور محاسن میں کوئی شخص اس کا مقابل نہیں ہوسکتا۔ نبی کا کردار و گفتار آفتاب و مہتاب سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ اس کی زندگی لوگوں کے لئے نمونہ ہوتی ہے۔ اسے لوگوں کی قیادت سونپی جاتی ہے اور وہ زندگی کے ہر گوشے میں ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس کی شخصیت اتنی اجلی اور منور ہوتی ہے کہ وہ معصوم عن الخطاء ہوتا ہے۔

کسی نے منصب نبوت اور نبی کی کیا خوب تعریف کی ہے:

"ہم نبوت کی حقیقت اور ماہیت کو تو نہیں جان سکتے لیکن قرآن کریم نے مقام نبوت کا جو تصور پیش کیا ہے وہ اس قدر عظیم اور بلند ہے کہ ساری کائنات اس کے سامنے جھکی ہوئی نظر آتی ہے۔ نبوت کا مقام اس قدر عظیم المرتبت ہے کہ اس کے تصور سے روح میں بالیدگی' نگاہوں میں بصیرت' ذہن میں جلاء' قلب میں روشنی' خون میں حرارت' بازوؤں میں قوت' ماحول میں درخشندگی' فضاء میں تابندگی اور کائنات کے ذرہ ذرہ میں زندگی کے آثار نمودار ہوجاتے ہیں۔ نبی کا پیغام انقلاب آفرین دین و دنیا کی سرفرازیوں اور سربلندیوں کا امین ہوتا ہے۔ وہ مردوں کی بستی میں صور اسرافیل پھونک دیتا ہے۔ اس سے قوم کی عروق مفلوج میں پھر سے خون حیات رقص کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ اپنی ملت کو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے' وہ اپنی ہوشربا تعلیم اور محیر العقول عمل سے باطل کے تمام نظام ہائے کہنہ کی بنیادیں اکھیڑ کر آئین کائنات کو ضابطہ خداوندی پر متشکل کردیتا ہے۔ اس سے زندگی ایک نئی کروٹ لیتی ہے۔ آرزوئیں آنکھیں ملتی ہوئی اٹھتی ہیں۔ ولولے جاگ پڑتے ہیں۔ ایمان کی حرارتیں دلوں میں سوز اور جگر میں گداز پیدا کرتی ہیں۔ روح کی مسرتوں کے چشمے ابلتے ہیں۔ قلب و جگر کی نورانیت کی سوتیں پھوٹتی ہیں' تازہ امیدوں کی کلیاں مسکتی ہیں۔ زندہ مقاصد کے غنچے چٹکتے ہیں اور اس خوش بخت قوم کا چمن داماں صد باغبان و کف ہزار گل فروش کا فردوسی منظر پیش کرتا ہے۔ حکومت الٰہیہ کا قیام اس کا نصب العین اور قوانین خداوندی کا نفاذ اس کا منتہی ہوتا ہے۔ جب اس کے ہاتھ خدا کی بادشاہت کا تخت اجلال بچھتا ہے تو باطل کی لرز' طاغوتی طاقت' پہاڑوں کی غاروں میں منہ چھپاتی پھرتی ہے۔ جور و استبداد کے قصر فلک بوس کے کنگورے سجدہ ریز ہوجاتے ہیں۔ طغیان و سرکشی کے آتش کدے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھیوں کی قدوسی جماعت کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے باہر نکلتا ہے تو فتح و ظفر اس کی رکاب چومتی ہے۔ شوکت و حشمت اس کے جلو میں چلتی ہے۔ سرکش اور خود پرست قوتیں اس کے خدائے واحد القہار کا کلمہ پڑھتی ہیں۔ خدا اور اس کے فرشتے ان انقلاب آفرین ملکوتی کارناموں پر تحسین و تبریک کے پھولوں کی بارش کرتے ہیں۔"

اس تعریف کو چشمان عقل و خرد سے پڑھئے۔ بار بار پڑھئے ...... اور پھر اس تعریف کے آئینہ میں مرزا قادیانی کی سیرت کی تصویر دیکھئے ...... ہر زاویہ نگاہ سے دیکھئے ...... ہر ہر سمت سے دیکھئے ...... ہر ہر پہلو سے دیکھئے ...... اور سوچئے ...... خوب سوچئے ...... سرتھام کر اتھاہ گہرائیوں میں جاکر سوچئے ...... کیونکہ مسئلہ بڑا نازک ہے ...... معاملہ حق و باطل کے درمیان ہے .... معاملہ اسلام و کفر کے مابین ہے ...... معاملہ آخرت میں ہمیشہ کے لئے جنت یا ہمیشہ کے لئے دوزخ کا ہے ...... اس لئے مسئلہ جتنا بڑا ہو' سوچ بچار بھی اتنی ہی بڑی ہونی چاہئے ......!!!

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرعام رکھدیا

گزشتہ سے پیوستہ

سیرتِ صحابہؓ کا قرآنی معیار

ڈاکٹر ولی محمد

ان میں پہلی دو علامتیں یعنی نظریہ صلح کل اور اجماع صحابہؓ سے بیزاری منافقت کی حقیقی اور اصلی علامتیں ہیں گویا یہی دو علامتیں منافقت کا خمیر ہیں باقی علامات منافقت کو نباھنے اور سازش کو پروان چڑھاکر نتیجہ خیز بنانے کی خاطر طریق کار کے طور پر حسب ضرورت اپنانی پڑتی ہیں .... ابتداء میں یہ گروہ اتنا واضح اور نمایاں نہ تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی کارستانیوں کے باعث کھلتا چلا گیا اور اس کے ہاں‘ حواری صاف پہچانے جانے لگے ادھر جہاں ایک طرف نئے غرض مندوں اور مفاد پرستوں کی شمولیت سے ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا وہاں یہ بات بھی تھی کہ وحی الٰہی کی گرفت کے باعث سازشی منصوبوں کی ناکامیاں ان کی فریب کاریوں کے لئے تجربات کی نئی دنیا بسا رہی تھیں اور وہ روزبروز سازشی منصوبوں اور ان کو بروئے کار لانے میں طاق ہوتے جارہے تھے۔ نیز جس میں کچھ بھی انسانیت کی رمق باقی ہوتی وہ اس ظلمت کدے کی گھٹن سے بیزار ہو کر ایمان کے روشن ماحول کی بہاروں میں نکل آتا۔ لہٰذا پکے اور تجربہ کار افراد ہی منافقت سے وابستہ رہتے اور سازش کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے لیکن وحی الٰہی ان کی ہر نئی سازش پر خاتم النبیینﷺ کو مطلع فرما کر ان کی آرزوں کو خاک میں ملا دیتی تھی تاہم آپﷺ خاص دینی مصالح کے پیش نظر ان سے تعرض نہیں فرماتے تھے بلکہ درگذر سے کام لیتے ہوئے نظر انداز فرما دیتے تھے اور یہ لوگ آپ کے اس اعراض اور درگزر کو اپنی جھوٹی قسموں اور بہانہ سازیوں کی کامیابی پر محمول کرتے تھے اس لئے باز آنے کے بجائے مزید بیباک‘ نڈر اور ڈھیٹ ہو جاتے تھے ویسے تو قرآن مجید نے ان کے اس گھناؤنے کردار کی مذمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور انہیں بدترین کافر قرار دیا۔ لیکن دو موقعے ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت فرماتے ہوئے انتہائی غضب کا اظہار فرمایا ہے‘ ان میں سے پہلا موقعہ غزوہ بنی مصطلق ہے جہاں عبداللہ بن ابی معلون نے خاتم النبیینﷺ کی شان میں بکواس کی اور مہاجرین کے بارے میں حقارت آمیز کلمات کہے‘ حضرت زید بن ارقمؓ بھی سنتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بات پہنچا دی‘ عبداللہ بن ابی سے پوچھا گیا تو وہ صاف مکر گیا اور اپنی وفاداری پر فوراً" قسمیں کھانے لگا اور زید بن ارقمؓ کو جھوٹا قرار دیا حضرت زیدؓ کو اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کو صحابی رسول حضرت زید بن ارقمؓ کو جھوٹا قرار دیا جانا گوارا نہیں ہوا چنانچہ سورہ منافقون نازل فرمائی جس میں منافقین کی مذمت کی گئی اور انہیں صرف جھوٹا کہنے پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ نہایت سخت الفاظ میں فرمایا گیا" : **واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون**"O) (المنافقون) ....اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین واقعی جھوٹے ہیں ......اور فرمایا " **استغفرت لھم ام لم تستغفرلھم لن یغفراللہ لھم**" (المنافقون) ....آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا ان کے لئے بخشش نہ مانگیں انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا .... غضب کی اس سے اور انتہاء کیا ہوگی۔

دوسرا موقعہ غزوہ تبوک میں صحابہؓ کے انفاق فی سبیل اللہ پر تنقید کا معاملہ ہے۔ ایک صحابیؓ بہت مال لایا تو منافق کہنے لگے کہ یہ اپنا نخی ہونا جتاتا ہے ایک صحابیؓ بہت کم لایا تو کہا کہ لو جی! اس کی چند کھجوروں سے روم فتح ہو جائے گا اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے شدید مذمت فرمائی نہایت سخت غضب کا اظہار فرمایا "**استغفرلھم اولا تستغفرلھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفراللہ لھم**" (توبہ آیت ۸۰)(اے نبی) ان کے لئے معافی مانگ یا نہ مانگ اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی معافی مانگیں تو بھی اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا .... پہلی آیت کی نسبت اس آیت میں اظہار غضب کا انداز زیادہ سخت ہے پہلی آیت میں ماضی مثبت اور منفی کے صیغہ استعمال ہوئے تھے اور اس آیت میں امر اور نہی کے صیغے ہیں اور پھر یہ کہ "سبعین مرۃ" (ستر بار) کی شرط اس پر مزید لگا دی۔ یہ دونوں موقعے وہ ہیں جہاں منافقین نے صحابہؓ کی سیرت میں عیب لگانا چاہا جبکہ رب محمدﷺ کی اصحاب محمدﷺ کی سیرت میں طہارت مالی کا بانکپن مطلوب ہے جو " **الزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا**" (الفتح) ....(تقویٰ کی بات پر ان کو کاربند کر دیا اور وہی اس کے حقدار اور اس کے اہل ہیں)------ کا مصداق قرار پاسکے کیونکہ قیامت تک کی آنے والی نسلوں کے لئے " **اولئک ھم الرشدون**" یہی راہبر و راہنما ہیں‘ گویا رب ذوالجلال کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ اصحاب محمدﷺ کی پاک سیرت پر کوئی دھبہ لگانے کی ناپاک کوشش کرے اور جو نابکار ایسا کرے گا وہ گویا اللہ کے غضب کو دعوت دینے کی جسارت کرے گا جس سے کوئی اسے بچانہ سکے گا۔

فتح مکہ کے بعد

فتح مکہ کے بعد حالات یکسر بدل گئے اور اب اس رعایت اور درگزر کی ضد باقی نہ رہی جس سے منافقین ناجائز فائدہ اٹھاکر اہل ایمان کو زک پہنچانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے دیتے تھے ادھر عام کافروں نے مغلوب ہونے کے بعد منافقت کی کمین گاہ میں پناہ لینا باعث عار سمجھا' تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا "**یاایھاالنبی جاہدالکفار والمنافقین واغلظ علیھم**" (التحریم آیت ۹) .... اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو .... یعنی منافق چونکہ کافر ہی ہیں بلکہ ڈبل کافر لیکن حالات کی مجبوریوں سے غلط فائدہ اٹھاتے چلے آرہے تھے لیکن اب انہیں تمام رعایتیں ختم کرکے دوسرے کافروں کے برابر کھڑا کردیا گیا اور عام کافروں کی طرح ان کے خلاف بھی جنگ کرنے اور سختی سے نمٹنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ ادھر وحی کا سلسلہ اب پایہ تکمیل کو پہنچ رہا تھا جس کے بعد امت کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا صدمہ جانکاہ بھی سہنا ہے' پھر کیا ہوگا؟ منافقانہ سازشوں کا پردہ کون چاک کرے گا؟ ان کی فریب کاریوں کا مداوا کیا ہوگا؟ ان کی ریشہ دوانیوں سے کیونکر بچا جاسکے گا؟ یہ سوالات اپنی جگہ طلب تھے کہ وحی الٰہی نے مستقبل میں ایک نازک ترین صورت حال کی نشاندہی فرمائی۔ فرمایا "**ومن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینہ مردو علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم**" (التوبہ آیت ۱۰۱) .... اور ان دیہاتی لوگوں میں جو تمہارے اردگرد آباد ہیں منافق موجود ہیں اور مدینہ کے باشندوں میں بھی ہیں منافقت میں وہ بڑے ماہر ہیں آپ انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں .... یہ آیت جب نازل ہوئی تو آپ ﷺ کی حیات مبارک کا دنیا میں صرف آخری سال باقی تھا جس کا مطلب یہ ہوا کہ آئندہ چل کر امت مسلمہ کو ان اساتذہ فن سے براہ راست سابقہ پیش آنا ہے اور "**لاتعلمھم**" میں امت کے بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے گویا صورت حال کی نزاکت کو مزید نازک بنادیا کہ جس کو وحی الٰہی کی اطلاع کے بغیر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہ جان سکیں وہاں امت بچاری کی بساط ہی کیا ہے جو اس پر مطلع ہوسکے اور "**نحن نعلمھم**" سے اس حقیقت کو آشکار کرنا ہے کہ ان کے تمام تر نقصانات سے تمہارا رب ہی تمہیں محفوظ فرمائے گا جس کا علم محیط ہے اور جو حی وقیوم ہے لہٰذا اسی کی طرف رجوع کرو اور اسی پر توکل کرو اور اس سے تعلق جوڑو ورنہ نہیں بچ سکو گے .... واضح رہے کہ اس سے پہلی آیت میں صحابہؓ کی مدح اور ان کے درجہ وار تین گروہوں یعنی مہاجرین' انصار' اور متبعین بالا حسان اور ان کے انعامات کا ذکر ہے' اس کے معاً بعد ماہرین منافقت کا تذکرہ یہ بتاتا ہے کہ شاید ان اساتذہ منافقت کا ہدف درحقیقت اصحاب محمد ﷺ ہی ہوں گے اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

مذکورہ آیت کے بعد سورہ توبہ میں مسلم معاشرے کا عملی تجزیہ کرتے ہوئے نہایت بلیغانہ اسلوب میں ان نفسیاتی کمزوریوں کی نشاندہی فرمائی گئی ہے جن کا تعلق اختیار و عمل کے بجائے مزاج و طبیعت سے ہے اور اساتذہ منافقت اسی طبعی چیز سے غلط فائدہ اٹھانے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ اس کمزوری پر آگاہ کرنے کے لئے دو عملی مثالیں ذکر کی گئی ہیں ایک تیسری مثال اساتذہ منافقت کے مہارت فن کی ہے جسے مسجد ضرار کی مثال سے سمجھایا اور واضح کیا گیا ہے کہ منافقین کس طرح دام ہمرنگ زمین بچھائیں گے اور کس طرح جذباتی و انفعالی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے' ان مثالوں کی تفہیم و تشریح کے لئے منطقی طرز استدلال اختیار نہیں کیا گیا بلکہ حالات میں خیالاتی (ڈرامائی) قسم کا تغیر پیدا فرماکر مستقبل کی راہنمائی کے باب میں نہایت قیمتی تجربات و تعلیمات اور احکام و ہدایات دیتے ہوئے ان مثالوں کے دو عملی نمونے عطا فرمائے گئے جن سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ منافقین اپنی دسیسہ کاریوں کو بروئے کار لانے کے لئے دو طرح کی نفسیاتی صفات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے' ایک صفت انفعالی اور دوسری خود اعتمادی کی صفت حالانکہ یہ دونوں صفات انسانی خوبی کی اعلیٰ صفات ہیں کیونکہ انفعالی صفت کے معنی ہیں حق بات کو فوراً" قبول کرنے کا فطری داعیہ موجود ہونا' اور خود اعتمادی کے معنی ہیں عزم و ارادے کا پکا ہونا اور قوت فیصلہ کا مالک ہونا او اقدام عمل پر جری ہونا اگر یہ دونوں صفات ایک طبیعت میں جمع ہوجائیں تو ان صفات سے متصف شخص باکمال شخصیت کا مالک ہوگا' اور اگر یہ صفات اکیلی اکیلی پائی جائیں تو بھی بہت خوب ہیں تاہم یہ بھی ممکن ہے کہ انفعالی طبیعت والا منافقت کی شیریں بیانی سے دھوکا کھاجائے اور خود اعتمادی والا ہٹ دھرمی اور خود رائی کے مقام پر جاکھڑا ہو۔

مذکورہ دو مثالوں میں ایک مثال حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے متعلق ہے جو غزوہ تبوک میں شرکت سے جی چرانے والوں کی دیکھا دیکھی پیچھے رہ گئے تھے بعد میں جب اندازہ ہوا کہ پیچھے رہ جانے والے تو سب منافقین ہیں تب پچھتاوا ہوا اور احساس ندامت اس حد تک شدید ہوگیا کہ سزا بھی آپ ہی تجویز کر ڈالی اور خود کو ستونوں کے ساتھ باندھ دیا اور قبولیت توبہ کے بعد جب رہائی ملی تو مسرت و خوشی کا یہ عالم ہوا کہ جو کچھ مال و متاع گھر میں تھا سب لاکر خدمت اقدسؐ میں پیش کردیا کہ یہی وہ ہے جس نے ہم سے پیچھے رہنے کے گناہ کا ارتکاب کرایا لہٰذا یہ قبول فرمایئے

باقی آئندہ

اخبارِ ختمِ نبوّت

قادیانی وزیر کی برطرفی تک تحریک جاری رہے گی

حیدر آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے رہنماؤں عبدالوحید قریشی' مولانا سیف الرحمان آرائیں' مولانا عبدالسلام قریشی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر' مولانا تاج محمد' مولانا محمد نذر عثمانی' مشتاق احمد قمر ایڈووکیٹ' بابو محمد رمضان آرائیں' مولانا شبیر احمد خان' حافظ محمد طاہر اور مولانا عبدالمتین قریشی نے قادیانی وزیر کنور ادریس کی تقرری کے خلاف کامیاب ہڑتال کرنے پر حیدر آباد شہر کی تمام تجارتی تنظیموں اور کاروباری طبقے اور عام مسلمانوں کی طرف کامیاب ہڑتال غیرت ایمانی کا اظہار اور عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین کی عکاسی کرتا ہے لہذا نگراں حکومت کو چاہئے کہ عوام کے ایمانی جذبات کے پیش نظر فوری طور پر قادیانی وزیر کو برطرف کردے بصورت دیگر ملک کے غیرت مند مسلمان نگراں حکومت کے خلاف کوئی راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قیادت اس سلسلہ میں جو لائحہ عمل طے کرے گی اس کے مطابق شہر میں تحریک کو جاری رکھا جائے گا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت سے اظہار یکجہتی

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) مدرسہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی طرح اب بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہے اور جب تک مدرسہ قائم ہے مدرسہ علوم اسلامیہ کے تمام اساتذہ طلباء کرام ہمہ وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہیں ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار نے کوئٹہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے کی ڈاکٹر حبیب اللہ مختار نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کو بتلایا کہ ہر سال جامعہ میں دورہ تفسیر ہوتا ہے اور اس میں ایک ہفتہ رد قادیانیت کا کورس ہوتا ہے آج سے تقریباً" پانچ سال پہلے حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کے رفیق سفر مولانا عبدالرحیم اشعر رد قادیانیت پر فاضلانہ درس دیا کرتے تھے۔ اب مولانا کے علیل ہونے کی صورت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما ختم نبوت مولانا اللہ وسایا ایک ہفتہ کے لئے کراچی شعبان المبارک میں تشریف لاتے ہیں اور اپنے مخصوص انداز میں قادیانیت کے باطل عقائد سے پردہ چاک کرتے ہیں اور جب تک علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن موجود ہے اسی طرح یہ پروگرام ہوتے رہیں گے۔

صدمہ

محمد اشرف کھوکھر کی چچازاد بہن کا انتقال ہوگیا ہے' مرحومہ نیک سیرت خاتون تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رفقاء اور قارئین ختم نبوت سے دعائے مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے۔(ادارہ)

دینی مدارس اسلام کی چھاؤنیاں ہیں

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث اور وفاق المدارس پاکستان کے جنرل سیکریٹری علامہ مولانا حبیب اللہ مختار نے جامعہ اسلامیہ مفتاح العلوم کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ مدارس دینیہ اسلام کی چھاؤنیاں ہیں جو لوگ دینی مدارس کی مخالفت کرتے ہیں وہ دراصل اسلام کے مخالف ہیں' مولانا مختار نے کہا کہ جن حکمرانوں نے مدارس کے ختم کرنے کا سوچا وہ خود ختم ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سالمیت اس میں ہے کہ تمام دینی جماعتیں متحد ہو کر اسلامی نظام کے لئے کوشاں ہوجائیں اور اس کے ساتھ قادیانیت' یہودیت' عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سانگھڑ کے رہنما جامع مسجد سول ہسپتال سانگھڑ کے خطیب مولانا عبدالغفور بروہی حقانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو متحد ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیت کے خلاف جہاد جاری رکھیں' مولانا عبدالغفور بروہی نے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام سے اپیل کی کہ وہ قادیانیت اور فتنہ باطلہ کے خلاف کام کریں جامعہ مفتاح العلوم کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی نے کہا کہ اگر سندھ کابینہ سے قادیانی وزیر کنور ادریس کو برطرف نہ کیا گیا تو علماء کرام بلوچستان بھی تحریک شروع کردیں گے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت وزیر آباد کا قیام

مجلس تحفظ ختم نبوت وزیر آباد کا قیام عمل میں لایا گیا۔ انتخابی اجلاس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے ناظم حافظ محمد ثاقب نے کی۔ متفقہ طور پر مجلس کے سابق مبلغ مولانا محمد خان کو سرپرست، نگراں شیخ خورشید انور، صدر سید محمد جواد حیدر، سینئر نائب صدر میاں ادریس احمد، جنرل سیکریٹری میاں عقیل انور، نائب صدر محمد تنویر اور ناظم عمران جاوید چنے گئے۔ اجلاس سے حافظ محمد ثاقب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے دشمن اور آئین پاکستان کے باغی ہیں مگر حیرت ہے کہ ہماری حکومتیں ان کے معاملہ میں امتیازی رویہ اپنائے ہوئے ہیں اور دشمنوں اور باغیوں کی سرپرستی کررہی ہیں۔ انہوں نے سندھ میں نگراں قادیانی وزیر کنور ادریس اور لاہور ہائی کورٹ میں دو قادیانی ججوں کی تقرری کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ آئینی تقاضوں کے منافی اقدامات دستور پاکستان کی دھجیاں بکھیرنے کے مترادف ہیں۔۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے قادیانیت نوازی ترک نہ کی تو اسے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کنور ادریس کو برطرف کیا جائے

راولپنڈی اسلام آباد: میں علماء کا خطاب

اسلام آباد (پ ر) قادیانی وزیر کنور ادریس کو سندھ کابینہ فی الفور برطرف کیا جائے اور مسلمانان پاکستان کی دینی غیرت و حمیت کا مزید امتحان نہ لیا جائے ورنہ مسلمان راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔ اس عزم کا اظہار مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر راولپنڈی، اسلام آباد کے علماء کرام نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا قاری احسان اللہ، مولانا محمد نذیر فاروقی، مولانا قاری سعید الرحمان، مولانا سید چراغ الدین شاہ، مولانا محمد اشرف علی، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد شریف ہزاروی، مولانا قاری سید نعمت شاہ، مولانا عبدالعزیز، مولانا عزیز الرحمان ہزاروی، مولانا قاری عبدالمالک، مولانا قاری محمد امین، مولانا تاج الدین مدنی، مولانا محمد اورنگزیب اعوان، مولانا ظہور الٰہی، مولانا عبدالستار، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا محمد ادریس، مولانا محمد رمضان علوی، مولانا عبدالحنان اختر الازہری، مولانا محمد اسحاق، مولانا عبدالغفار، مولانا حسین علی توحیدی، مولانا عبدالغفار توحیدی، مولانا عبدالرحمان علوی، مولانا شیردل ہزاروی، مولانا عبدالرزاق کروڑی، مولانا جلال الدین حقانی، مولانا مشتاق احمد، مولانا قاری محمد زرین، مولانا عبدالقدوس محمدی، مولانا محمد اسلم، مولانا اللہ وسایا قاسم، مولانا ساجد الرحمان، مولانا خوشحال خان، مولانا عبدالمجید، مولانا محمد اکرم کشمیری، مولانا عبدالرؤف، مولانا غلام رسول، مولانا عبدالکریم، مولانا عبدالغفور، مولانا قاسم منصور، مولانا عبدالعزیز حنیف، مولانا صدیق الحسن، مولانا زین العابدین، مولانا محمد اسحاق نظیری اور مولانا عبدالحلیم قاسمی نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب سے کنور ادریس کو سندھ کی نگراں کابینہ میں لیا گیا ہے اس وقت سے پورے ملک میں عموماً" اور صوبہ سندھ میں خصوصاً" احتجاجی مظاہروں اور ہڑتالوں کا سلسلہ جاری ہے۔ گورنر سندھ سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے ملاقات کرکے کنور ادریس قادیانی کی برطرفی کا مطالبہ کیا بعدازاں صدر مملکت جناب سردار فاروق احمد خان لغاری سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں میں مولانا فضل الرحمان، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا اللہ وسایا، قاری سعید الرحمان، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد اسحاق نظیری، مولانا ابومریم اور مولانا نورالحق نور نے ملاقات کرکے مسلمانان پاکستان کے جذبات و احساسات سے آگاہ کیا۔ مگر تمام تر وعدوں اور یقین دہانیوں کے باوجود ابھی تک کنور ادریس کو برطرف نہیں کیا گیا۔ اور مرکزی حکومت کی قادیانیت نوازی کا یہ سلسلہ جاری رہا تو مسلمانان پاکستان نبی اکرم صلی اللہ علیہ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے کسی بھی قسم کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور پھر حالات کی تمام تر ذمہ داری مرکزی حکومت پر عائد ہوگی کیونکہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین وزیر اعلیٰ، گورنر سندھ اور صدر پاکستان سے ملاقات کرکے حجت قائم کرچکے ہیں۔

○

اظہار تشکر

میرے جواں سال بیٹے حسن معاویہ کا ۲۶ رجب ۱۴۱۷ھ کو صدیق آباد علاقہ شجاع آباد میں انتقال ہوگیا جن کی نماز جنازہ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری مدظلہ نے پڑھائی اور کثیر تعداد میں احباب کے علاوہ علاقہ کے معززین نے شرکت کی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام عہدیداران مبلغین اور اراکین کے علاوہ جن جن لوگوں نے میرے لخت جگر کی وفات پر اظہار تعزیت اور دعائے مغفرت کی اور جن دور دراز علاقوں میں رہنے والے احباب نے مراسلات کے ذریعے اظہار تعزیت کیا میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں۔

(مولانا) محمد اسماعیل شجاع آباد، لاہور

○

محمد حنیف الاسدی

نعت صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی ان کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں
کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا' نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

کوئی ایسی ذات ہمہ صفت؟ کوئی ایسا نور ہمہ جہت؟
کوئی مصطفیٰ' کوئی مجتبیٰ؟ نہیں! ان کے بعد کوئی نہیں

بجز انؐ کے رحمت ہر زماں' کوئی اور ہو تو بتایئے!
نہیں' انؐ سے پہلے کوئی نہ تھا' نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

کسی ایسی ذات کا نام لو جو امیں بھی ہو' جو اماں بھی ہو
ہے مرے یقین کا فیصلہ' نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

یہ نگار خانہ روز و شب' اسی مبتدا کی خبر ہے سب
مگر ایسا جلوہ حق نما' نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں!

یہ سوال تھا کوئی اور بھی ہے گناہ گاروں کا آسرا
تو رواں رواں یہ پکار اٹھا' نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

وہ قدم اٹھے تو بیک قدم' ہمہ کائنات تھی زیر پا
یہ بلندیاں کوئی چھوسکا؟ نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

کوئی انؐ کے بعد نبی ہوا؟ نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں
کہ خدا نے خود بھی تو کہہ دیا' نہیں! انؐ کے بعد کوئی نہیں

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون
شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعے مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ "ختم نبوت" کے ذریعے قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

(نوٹ) رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے پر مصرف میں لایا جاسکے

ترسیل زر کا پتہ : دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون 514122- فیکس 542277

(نوٹ) مجلس کے مقامی دفاتر میں رقوم جمع کرا کر مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم۔اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں

رابطہ :

دفتر کراچی فون نمبر 7780334- فیکس 7780340